ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

...ین زمان نثیر درکت از تازہ افادات بحر ذخار نعت حضرت جناب خواجہ محمد شاہ تخلص شہرت

۱۳۰۹

آئینہ جمال

معروف بہ

آئینہ حسرت

حسب فرمائش تاجر دینی شاہ صاحب حاجی حسین بن حبیب تاجر کتب عظیم آباد پٹنہ محلہ گور ہٹہ سنہ ۱۳۰۹ھ

مطبع منشی الٰہی بخش

دہلی محمد ظہور حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد الہی

سجدے مین جھکا دو ای قلم سر
کر حمد خدا مین اب زبان تر

قدرت کی اوسی کے سب ہمو ہی
ہر پھول مین اوسکا رنگ و بو ہی

ہے ذکر مین اوسکے شور بلبل
اوس گل سے بسا ہی جائے گل

چمکا ہے تمام نور اوسکا
ہر ذرہ مین ہے ظہور اوسکا

اک کُن سے ہوا یہ سب ہویدا
ناپید کیے سب اوسنے پیدا

اور روح روان انس و جان ہی
خلاق زمین و آسمان ہے

مٹی سے بنایا اوسنے آدم
اس رمز کو جانتے ہین کچھ ہم

تھا اپنا ظہور اس سے مقصود
صدقے قربان تیرے معبود

وحدت کی تیرے ہے سب آگاہی
دیتا نہین کون ہی گواہی

ایمان ہی میرا یہ ہمیشہ یارب
ہے وحدہٗ لاشریک یارب

اوس نور سے اپنے واہ کیا خوب — پیدا کیا مصطفٰی کو محبوب
اظہار حبیب گر نہ ہوتا — مسجود ملک بشر نہ ہوتا
اے صانع جلوۂ دو عالم — احسان کا شکر کرتے ہین ہم
تو نے ہی مجھے یہ آبرو دی — پیدا کیا امتون مین اوسکی
دے میری زبان مین وہ طلاقت — کرتا رہون مین نبی کی مدحت
دے طبع کو میرے وہ روانی — حضرت کی کرون مین مدح خوانی
وہ نعت لکھون جو پُر اثر ہو — محبوب کی دل مین میرا گھر ہو
ہر شعر سے میرے نور ٹپکے — عرفان کی مئے سرور ٹپکے
ہو چشم دوات دیدۂ حور — ہو جائے سیاہی سرمۂ طور
آواز قلم سے جو بپا ہو — یارب وہ درود کی صدا ہو
وہ نعت کرون مین اب قلم بند — ہو جس سے کلیم کا بھی دم بند
اعجاز قلم وہ کر دکھائین — قم کہنا مسیح بھول جائین
ہر حرف مین سے چمکے نور وحدت — ہر سطر ہو موج بحر رحمت
بتخانون مین بھی اگر مین جا کر — یہ نعت پڑھون سنا سنا کر
ہر بت کے جگر سے آہ نکلے — ناقوس سے لا اِلٰہ نکلے
میلاد کے وہ پڑھون مین اشعار — سنکر جسے ٹوٹ جائین کفار
پر نور ہو وہ مکان مجلس — بیتاب ہون حاضران مجلس

مضمون کو سنین لگا کے گر دل ۔ ہو طائر روح مرغ بسمل
سننے کو ملایک آتے جاتے ہین ۔ احسنت کا شور و غل مچاتے ہین
سن سن کے بیان شاہ دین کا ۔ حاصل ہو ثواب مومنین کو
ہان کہدو کہ مرہین آنیوالے ۔ محفل مین نبی کے جانیوالے
آتین ہمین ثواب لوٹین ۔ قید عصیان کی غم سے چھوٹین
اس بزم کا مرتبہ کیا کہین ہم ۔ خود آتے ہین سرور دو عالم

شہرت سے سنین فسانہ خوش
ہے نعت نبی ترانہ خوش

مناجات

اے آیت رحمت الٰہی ۔ عصیان سے ہے مجھکو روسیاہی
نامہ تو سیاہ ہے ہمارا ۔ تیرا ہی ہے پاس بے سہارا
آسان مرے مشکلات کردے ۔ اس غم سے میری نجات کردے
جو چاہے تو اسے جناب کردے ۔ اس ذرہ کو آفتاب کردے
بھر دے میرے دل مین نور عرفان ۔ تیرا ہی رہون مین دل سے خواہان
جز تیرے نہین کوئی ہوس ہو ۔ مذکور تیرا ہی ہر نفس ہو
ہوجائے جو تیری دستگیری ۔ دل مین نہ رہے غم اسیری
دکھلا دے خدا مجھے مدینا ۔ مرنا مجھے ہند مین ہے جینا

ہے مجھے دعا جناب باری
وہ فرض ہے سے ہو میری رستگاری

روضہ پہ نبی کے مجھکو پہونچا
دیکھا دکھلا مدینا دکھلا

آنکھیں ملوں سنگ آستانے
تا عمر کہ اٹھوں نہ پھر وہانسے

رخسار نبی مجھے دکھا دے
دل کو میرے آئینہ بنا دے

خورشید کے دل میں داغ ہو جائے
ہر داغ جگر چراغ ہو جائے

شہرت کی قبول التجا کر
مقبول یہ نعت مصطفےٰ کر

ترجیع بند در نعت شریف

نہیں ہم یہہ کہتے خدا ہیں محمد
خدا سے نہیں پر جدا ہیں محمد

شہنشاہ ہر دوسرا ہیں محمد
اک آئینہ حق نما ہیں محمد

بظاہر حبیب خدا ہیں محمد
یہ باطن ہیں کیا جانیں کیا ہیں محمد

تجلی کے نور و ضیا ہیں محمد
دُر کان بحر صفا ہیں محمد

گل گلشن قدرتی ہیں محمد
دو عالم کے زینت فزا ہیں محمد

بظاہر حبیب خدا ہیں محمد
یہ باطن ہیں کیا جانیں کیا ہیں محمد

مراتب کوئی ان کے کیا جانتے ہیں
[illegible]

فلک پر ملایک اوسے مانتے ہین — اور خاک اوسکے کوچہ کی سب چاہتے ہین

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

بشر ہین مگر ہین بشر سے وہ افضل — وہ ہین طور کے نخل کی ایک کونپل
نبیون مین ایسے ہین وہ شاہ مرسل — چراغون مین جس طرح روشن ہو مشعل

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

مجھے صدق دل سے یہ کہنا روا ہے — ظہور دو عالم اوسی سے ہوا ہے
اسے جانتا کچھ خدا ہی خدا ہے — بلا میم احمد مین اسرار کیا ہے

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

یہی ما عرفناک کا ہے اشارا — کہ ہے نور خالق سے محبوب پیارا
اوسیکا دو عالم مین ہے نور سارا — خدا کو نہ تھی اوسکی فرقت گوارا

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن ہین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

ہے نور مجسم سراپائے عالی — یہہ دنیا اوسی سے ہوئی ہے اوجالی
زمانے سے سج دھج ہے اوسکی نرالی — پیمبر ہی جانو نہ تم اوسکو خالی

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانئین کیا ہین محمدؐ

یہ ثابت ہے لولاک کے مدعا سے — ظہور دو عالم ہوا مصطفےٰ سے
وہ ہین اشرف الخلق کل انبیا سے — کہ پیدا ہوئے ہین وہ نور خدا سے

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانئین کیا ہین محمدؐ

اگر نور خالق سے ہوتے نہ سرور — تو بے سایہ ہوتا نہ جسم مطہرؐ
نہ پھیلتا نور اوسکا نہ یکسر — نہ یہ چاند ہوتا نہ سورج نہ اختر

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانئین کیا ہین محمدؐ

جبین مین جب آدم کے وہ نور آیا — سر سجدہ سارے ملک نے جھکایا
تکبر عزازیل کے دل پہ چھایا — خدا نے اوسے دیکھو شیطان بنایا

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
پہ باطن مین کیا جانئین کیا ہین محمدؐ

حروف محمد جو چارون عیان ہین — بھرے اسمین اسرار راز نہان ہین
سمجھتے وہی ہین کہ جو نکتہ دان ہین — بیان حقیقت مین سب بے زبان ہین

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ

یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

ہے اک میم سے ممکنات دو عالم
وہ ہے حمد خالق مین مصروف ہردم
اور اک میم محبوبیت کی مقدم
سر دین کی ذاتؐ اوس مین ہے یہ ضم

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

وہ محبوب ہوتا نہین گر خدا کا
کہو کس نبی کو ہوا اوج ایسا
تو پاس اپنے معراج مین کب بلاتا
جناب محمدؐ کا جو کچھ ہے رتبا

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

جناب مسیحا تک آدم سے لیکر
مگر یہہ تو بتلا دے کوئی سخنور
پیمبر ہوئے لاکھون بہتر سے بہتر
شفیع الامم بھی کوئی ہے پیمبر

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

جو موسی سے حضرت کی پوچھی حقیقت
سبھے کاش کرتا خدا اونکی امت
تو بولے کہ افسوس ہے مجھکو حسرت
نہین مجھ مین تعریف کی اونکے طاقت

بظاہر حبیب خدا ہین محمدؐ
یہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمدؐ

یہہ یعقوب و یوسف کی بھی ہی زبان زد　　نہین منکشف جنپہ اسرار احمد
وہ ہے عرش کا جلوہ آرائے مسند　　چمکتا ہے ہر شئے مین نور محمد

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

مسیحا بھی بھرتے ہین بس دم اوسیکا　　خضر کو بھی دن رات ہی غم اوسیکا
ملک لیتے ہین نام ہر دم اوسیکا　　دو عالم مین ہے واہ عالم اوسیکا

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

وہ مفتاح گنجینہ معرفت ہے　　وہ سرتاج پیغمبران بجہت ہے
وہ بام حقیقت کی پر نور چھت ہے　　خدا جسکی قرآن مین کرتا صفت ہے

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

درود اوسپہ اللہ خود بھیجتا ہے　　صفت اوسکے عظمت کی پھر کہہ کیا ہے
وہ شمس الضحیٰ ہے و بدر الدجیٰ ہے　　وہی شمع فانوس عرش علا ہے

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
پہ باطن مین کیا جانین کیا ہین محمد

زہے شان محبوب مصطفائی　　کہ قبضہ مین اوسکے ہے ساری خدائی

کرے اونکی کیا کوی مدحت سرائی — ہو دریا کی کوزے مین کیونکر سمائی

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن ہین کیا جانئین کیا ہین محمدؐ

بیان ہووی کس سی صفت اسکی شہرت — بحمد اللہ ہم سب اوسیکی ہین امت
وہ شیطان کی بھی کرین گر شفاعت — تو ملجاے اوسکو بھی گلزار جنت

بظاہر حبیب خدا ہین محمد
یہ باطن ہین کیا جانئین کیا ہین محمدؐ

ترجیع بند بہ اشتیاق زیارت مدینہ منورہ و روضہ مقدس صلعم

ہند مین یہہ اسیر بستا ہے — تنگ سب حوصلہ کا رستا ہے
اے خدایان خراب و خستا ہے — عرض کرتا یہ دست بستا ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

نہین جنت کی ہے ہوس مجھکو — یاد طیبہ ہے ہر نفس مجھکو
تجھسے حاجت یہی ہے بس مجھکو — وہین پہونچا دی دادرس مجھکو

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

کیا کہون اوسکی جو کہ عظمت ہے — وہان نازل خدا کی رحمت ہے

ہر گلی اوسکی باغ جنت ہے — مجھکو حسرت ہی مجھکو حسرت ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

روضۂ خاتم الرسل ہے وہان — شافع حشر ہے وہ شاہ جہان
دل ہین میرے ہی اونکا درد نہان — ایسی جنت ملیگی مجھکو کہان

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

عرش سے بھی ہے اوسکی شان عظیم — کرتے ہین سب ملائکہ تعظیم
روضۂ پاک احمد بے میم — دیکھتے ہم بھی ای خدائے کریم

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

خاک خاکِ شفا وہان کی ہے — دم عیسیٰ ہوا وہان کی ہے
ہر گلی جان فزا وہان کی ہے — زندگانی قضا وہان کی ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

رحمتِ حق کا ہے کھلا وان در — سجدہ گاہِ پری و جن و بشر
جہان خود ہون جناب پیغمبر — اوسکی عظمت بیان کرون کیونکر

اوس مدینے کوجی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

سرمۂ چشم حور ہے وہ خاک
خاک کیا بلکہ نور ہے وہ خاک
غیرت کحل طور ہی وہ خاک
میری آنکھونسے دور ہی وہ خاک

اوس مدینے کوجی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

مومنونکو وہان خطر ہی نہین
وان کسمرنے مین کوی ڈر ہی نہین
وان بجز خیر ذکر شر ہی نہین
وہان شیطان کا گذر ہی نہین

اوس مدینے کوجی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

عرش سے وہ زمین ہے افضل
لامکان اوسکا ہے ہر ایک محل
جلوہ گر وان ہے مہر صبح ازل
کیون نہ دل اوسکے غم مین ہو بیکل

اوس مدینے کوجی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

ہے تجلی شمع طور جہان
نور خالق کا ہے ظہور جہان
پھیلا گھر گھر ہے اوسکا نور جہان
جلوہ افروز ہین حضور جہان

اوس مدینے کوجی ترستا ہے

ابر رحمت جہان برستا ہے

غیرت مشک اوس زمین کی ہی خاک — صدقے ہوتی ہین اوسپہ ہفت افلاک
ہون جہان آپ صاحب لولاک — کیون نہ خوشبو ہو انکی خاک پاک
اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

دیکھئے اوس چمن کی گلکاری — چشمۂ فیض ہے جہان جاری
مسجد خاص کی وہ طیّاری — مجہکو دکہلاوے ای میرے باری
اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

نور افشان جہان کا ہے گہر گہر — کرے جسکا طواف شمس و قمر
چرخ کو جسکے غم مین ہو چکر — ہاے ہم دیکھہ لین اوسے کیونکر
اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

قبّۂ روضۂ شفیع امم — دیکھہ لیتے ان آنکھونسے اب ہم
دور ہو جاتا دل سے سارا غم — ہے تمنا ہمین یہی ہر دم
اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

کرتے ہین وان ملک جبین سائی — دیتی ہے وان خدائی دکھلائی
ہر کسیکی مراد بر آئی — ہائے رے بیکسی و تنہائی

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

دولت دین کا وہ خزینا ہے — گنج عرفان وہان دفینا ہے
وان کا مرنا ہمیشہ جینا ہے — رشک خلد برین مدینا ہے

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

دیکھیے دیکھیے کب اے شہرت — ہو زیارت نصیب یا قسمت
رات دن ہے مجھے یہی حسرت — کہ کرون طوف کوچۂ حضرت

اوس مدینے کو جی ترستا ہے
ابر رحمت جہان برستا ہے

ترجیع بند دربیان اشتیاق زیارت مدینہ طیبہ

یارب اشرف حصول ہو اوس جلوہ گاہ کا — دھو جائے داغ سینہ سے زنگ گناہ کا
سرمہ لگے ان آنکھون مین یثرب کی راہ کا — اللہ سن لے نالہ تو اس دادخواہ کا

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھ لون شہ عالم پناہ کا

ہر دم اسی کی فکر مین ہے جستجو میری
بر لائے حبیب تمنا یہہ تو میری
رہجائے کچھ تو حشر کے دن آبرو میری
ہے تجھسے ای کریم یہی آرزو میری

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھ لون شہ عالم پناہ کا

یان سے کسطرح مری اللہ جاؤن مین
جھونکے ہوائے گلشن یثرب کی کھاؤن مین
آنکھون کو اپنی راہ مین اوسکے بچھاؤن مین
بستر در حضور پہ جا کر لگاؤن مین

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھ لون شہ عالم پناہ کا

پہونچون مدینہ کر لون زیارت کسطرح
ہو مغفرت کی اب میری صورت کسطرح
واجب حضور پر ہو شفاعت کسطرح
بر آئے دل کی میری یہ حسرت کسطرح

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھ لون شہ عالم پناہ کا

دریائے معصیت مین ہے کشتی مری تباہ
اِس بحر بے کنار کا ساحل کہین نہ تھاہ
کسطرح پار ہوگی میری ناؤ یا الٰہ
تجھسے پئے نجات یہی ہون مین عذر خواہ

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھ لون شہ عالم پناہ کا

مقبول بارگاہ ہمارا سلام ہو
یہ بار یاب کو ہی ذوی الاحترام ہو

میرا بھی عاشقان محمد مین نام ہو
عمر دو روزہ طیبہ مین میری تمام ہو

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

ہے دل مین میرے چاہ تو اب چاہ یہی
باقی بس ایک حسرت دلخواہ ہے یہی
اور عفو معصیت کی میری راہ ہے یہی
اب تجھ سے التجا میری اللہ ہے یہی

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

اللہ مجھ سے قسمت بد ہے پھری ہوئی
برق بلا ہے سر پہ ہمارے گری ہوئی
بدلی ہے چار سمت الم کی گھری ہوئی
بحر خطا مین غرق ہے کشتی مری ہوئی

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

مین نے کیئے گناہ جہان مین ہین بے حساب
خوف عذاب قبر سے ہے دلکو اضطراب
کیا دونگا مین سوال نکیرین کا جواب
ہوجاوے یہ دعا میری اللہ مستجاب

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

درپیش ہے مجھکو منزل عقبے کڑی ہوئی
منجدھار مین ہے ناؤ ہماری پڑی ہوئی
مجھ روسیہ سے جرم و خطا ہی بڑی ہوئی
اوس ناخدا سے آنکھہ ہے اپنی لڑی ہوئی

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

شیطان کے وسوسون نے کیا تنگ راہ کو
دل چاہتا ہی رہتا ہے ہر دم گناہ کو
پرنور کردے تو میرے روے سیاہ کو
پہونچادے اب مدینے مین اس دادخواہ کو

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

منزل ہے دور اور غم افلاس کیا کرون
کچھہ زاد راہ اپنے نہین پاس کیا کرون
شیطان اوسپہ دیتا ہی وسواس کیا کرون
افسوس ہر طرح سے ہوئی یاس کیا کرون

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

امت مین شاہ دین کے ہون پہونچا دے کریم
باغ مدینہ آنکھون سے دکھلا دے اے کریم
لیجاکے در پہ شاہ کے بٹھلا دے اے کریم
حسرت ہماری دلکی تو برلا دے اے کریم

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا
روضہ مین دیکھہ لون شہ عالم پناہ کا

جرم و خطا سے ہمنے کبھی کی نہین نہین
مجھ سا گناہگار بروے زمین نہین
پہونچا اگر مین تا بدر شاہ دین نہین
دونون جہان مین سر اٹھکانا کہین نہین

ہووے گذر مدینے مین مجھ روسیاہ کا

روضہ میں دیکھوں شہ عالم پناہ کا

شہرت دعا یہ میری کہیں مستجاب ہو — میں بھی زائرین میں نبی کی حساب ہو
اب کوچ میرا یاں سے الٰہی شتاب ہو — مٹی مری نہ ہند میں یارب خراب ہو

ہووے گذر مدینے میں مجھ روسیاہ کا
روضہ میں دیکھوں شہ عالم پناہ کا

ترجیع بند بہ الحاح وزاری سیہ کارے

یہ غلام آپکا اے سید ابرار آیا — پر بہت بار گناہوں سے گرانبار آیا
سر ندامت سے جھکائے سر دربار آیا — لطف فرما کہ شفاعت کا طلبگار آیا

یا نبی آپ کے در پر یہ سیہ کار آیا
جرم و عصیاں سے پشیمان یہ خطاوار آیا

شافع روز جزا آپ ہی کا تو ہے خطاب — آپ کا بزم رسالت میں نہیں کوئی جواب
مجھ گنہگار کی ہووے کہیں مٹی نہ خراب — چشم رحمت سے ادہر دیکھیے اے میرے جناب

یا نبی آپ کے در پر یہ سیہ کار آیا
جرم و عصیاں سے پشیمان یہ خطاوار آیا

کوئی جا کر یہ کہے پیش شہنشاہ امم — روسیہ آپکا در پہ ہے نالاں اسدم
غرق ہے آب خجالت میں وہ اے بحر کرم — عرض یہ آپ سے کرتا ہے بچشم پرنم

یا نبی آپ کے در پر یہ گنہگار آیا

جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

عمر بھر مجھسے کوئی کام ثواب نہوا ‏— جسکے بدلے مین کوئی نیک جزا مین پاتا
عمل بد تو جہنم مین مجھے جھونک چلا ‏— اب بجز آپ کے ہے کون بچانیوالا

یا نبی آپ کے در پہ یہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

جاؤن مین بہشت خدا کونسی لیکر صورت ‏— میرے منہ پر تو برستی ہے گنہ کی لعنت
ہان اگر آپکی ہوگی جو عنایت حضرت ‏— دیکھہ لیگا یہہ گنہگار بھی باغ جنت

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

مین سمجھتا ہون کہ مجھسا نہین بدکار کوئی ‏— روسیہ خلق مین مجھسا نہین گنہگار کوئی
آپ سا بھی تو نہین اے شہ ابرار کوئی ‏— امت بیکس و مظلوم کا غمخوار کوئی

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

گرمی مہر قیامت سے جلے جاتے جلے ‏— جل گیا سارا بدن استخوان سارے پگھلے
اوس گھڑی کون ہے ایسا جو خبر میری لے ‏— آئے ہین پھر آپ کے سایہ کے تلے

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

جانتا ہون کہ میرا دفتر عصیان ہے سیاہ — شکل بچنے کی بھی میرے کوئی نہین ہے واللہ
ہے اسوقت اگر آپ بھی دینگے نہ پناہ — پھر تو دوزخ ہی ٹھکانا ہے عیاذاً باللہ

یا نبی آپ کے در پر یہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

آپ محبوب خدا آپ ہین حق کے پیارے — انبیا اولیا محتاج تمہارے سارے
کلمہ گو آپ کے پابند خطا بیچارے — آپکے در کے سوا جاکے کہان ہم ہارے

یا نبی آپکے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

عفو کر دیجئے گنہ خاطر امت کیجئے — مست گناہون پہ نظر اے میرے حضرت کیجئے
پھیر لے آنکھ ادھر چشم عنایت کیجئے — کیجئے کیجئے اب میری شفاعت کیجئے

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

کچھ ہے پر شہرت بدکار تمہارا ہے غلام — لیجے پھر خدارا ہاتھ شہا اسکے تھام
تاکہ ہو جائے بخیر اسکا جہان سے انجام — نعت گو آپکا ہے آپکا لیتا ہے یہ نام

یا نبی آپ کے در پر یہہ سیہ کار آیا
جرم وعصیان سے پشیمان یہ خطاوار آیا

غزل در اشتیاق زیارت مدینہ طیبہ

جو دیکھنی ہو بہار جنت چلو مدینے چلو مدینے
کرو شہنشاہ کی زیارت چلو مدینے چلو مدینے

نبی کی مسجد وہان بنی ہے کہ چادر نور وان تنی ہے
وہ دیکھو نور ظہور تربت چلو مدینے چلو مدینے

یہ وہ زمین ہے کہ پست یار وہی جس سے عرش بریں کا رتبہ
نظر کرو اوسکی شان رفعت چلو مدینے چلو مدینے

خدا کی ہے راہ اوسکا رستا بہت ہمارا ہی جی ترستا
برستی ہے وان خدا کی رحمت چلو مدینے چلو مدینے

خدا کا گنجینہ ہے مدینا ہے نقد عرفان وہان دفینا
جو لینی ایمان کی ہوئے دولت چلو مدینے چلو مدینے

ڈرو نہ جرم و گناہ سے تم لگاؤ دل دین پناہ سے تم
کرینگے سلطان دین شفاعت چلو مدینے چلو مدینے

وہان گنہ سے ہے رستگاری وہان ہے رحمت کی نہر جاری
وہان ہے ظل لقاے حضرت چلو مدینے چلو مدینے

ہے گرد خاک شفا وہانکی تصدق اوسپہ ہے جان جہانکی
ہے وان مریض گنہ کو صحت چلو مدینے چلو مدینے

ہے بڑھکے کعبہ سے اوسکا رتبا طواف کرتا ہی کعبہ اوسکا
دیکہا دون تمکو وہ شان عظمت چلو مدینے چلو مدینے

ہے پایہ عرش اوسکی کرسی ملک ہین پروانہ تجلی
وہان ہی روشن چراغ وحدت چلو مدینے چلو مدینے

ہی اوسکی امت کی پاسداری کہ اُنپہ رہتا ہی لطف باری
پکارتی ہے خدا کی رحمت چلو مدینے چلو مدینے

ہے قبّہ نور وہ درخشان کہ مہر تابان ہی جسپہ قربان
جو دیکہنے کی ہو دل ہین حسرت چلو مدینے چلو مدینے

جو دیکہہ لوگی تم اوس چمن کو تو بہول جاؤ گی سب چمن کو
لٹے ہے وان نقد گنج عشرت چلو مدینے چلو مدینے

روانہ ہین قافلے اودہر چلے ہی جاتے ہین جانیوالے
ابھی تلک تم ہو بیٹھے شہرت چلو مدینے چلو مدینے

ترجیع بند در صفت معراج شریف

عقدہ کھلے گا آج محمد کے میم کا
پانی چڑھے گا عرش پہ دُرِّ یتیم کا

در کہلگیا خزانہ فیض عمیم کا
دھڑ کا مٹے گا دل سے عذاب الیم کا

دربار ہے حبیب خدا کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

معراج مصطفےٰ کی یہی آج رات ہے خلوت میں آج جلوتِ حسن صفات ہے	نوشہ وہی ہے اور اوسیکی برات ہے اومومنو کہ آج تمہاری نجات ہے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

اس رات کو شرف ہے محمد کی نور سے اندھیاری یہ اوجالی ہی نور ظہور سے	کاجل بنی یہ رات اسی شمع طور سے ہے مشکبو زیادہ یہ گیسوی حور سے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

حیرت سے کعبہ دیکھ رہا ہی یہ ماجرا یارب کہاں سے آگئی اس شب میں یہ ضیا	کھلتا نہیں ہے کچھ شب اسریٰ کا مدعا ہاتف نے تب پکار کے دی آنکر ندا

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

ہی جسکے دم سے خلد برین کی یہ سب بہار اللہ رے احترام زہے اوج اقتدار	جسکے قدم کا فیض ہے یہ نقش او رنگار عرش برین ہے جسکے قدم کا امیدوار

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

معراج کو حبیب خدا آج جاتے ہیں	رخ سے حجاب خالق اکبر اوٹھاتے ہیں

آنکھوں سے سیر ہفت فلک دیکھ آتی ہین — خالق سے امتونکو سبھی بخشوا آتی ہین

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

جو جس مقام پر ہے وہین پر جما رہے — بہنے سے اپنے آب رواں بھی تھما رہے
موقوف آج چلنے سے اپنے ہوا رہے — ہر شئے کو خاطرِ ادبِ مصطفا رہے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

افلاک پر ہوں ثابت و سیار ایکسان — گردش سے آج اپنے ہو ساکن ہر آسمان
اک نور فرشِ خاک سے تہا تا بہ لامکان — رضوان سجے سجائے ہوئے گلشن جنان

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

لیکر براق آئے ہین جبرئیل خوش سیر — ہوکر سوار جاتے ہین محبوب نامور
حور و ملایکہ ہین جلو مین اِدہر اودہر — کرتو بیان کے ذکر یہی ہے زبان پر

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرشِ عظیم کا

کس شان سے براق کے اوپر چڑہے ہوئے — رونق دہِ فلک وہ قدم آپکے ہوئے
تعظیم کو پھر ایک نبی اوٹھکے کھڑے ہوگئے — حاصل یہ کس نبی کو کہو مرتبے ہوئے

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

پہونچے جو آپ مسجد اقصیٰ میں ایکبار
کی واں ادا نماز دوگانہ بصد وقار
سب مقتدی-امام ہوئے شاہ دیندار
تھی آسمان پہ چارطرف بس یہی پکار

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

پہونچے قریب عرش کے جب سرورِ امم
خوش ہوکے عرش بولا کہ ہو آج شاد ہم
پھر بزم لامکان میں رکھا آپنے قدم
حور و ملائکہ میں یہی شور تھا بہم

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

دخلِ دوئی تو بزم میں حدت کے تھا محال
اپنا پرایا غیر وہاں جائے کیا مجال
جسدم نبی کا نور خدا سے ہوا وصال
عرش علا پہ تھا لب رحمت کا یہ مقال

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

مہمانیِ حبیب کا اللہ رے انتظام
شیرین بھی لوزیات تھی نمکین بھی طعام
کچھ نوشجان نبی نے کیا باصد احترام
آپس میں پھر تو راز نہاں کے ہوئے کلام

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا

چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

امت کی مغفرت کے لیے کی جو التجا
اللہ نے قبول او سے بھی وہین کیا
ہدیہ مین اوسکے تاج شفاعت کیا عطا
کہتے تھے ہر ملک یہ بصد شوق برملا

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

سب التجا حبیب کی حق نے قبول کی
عظمت بڑھی ہوی ہے جناب رسول کی
ہو اب دعا یہ شہرت خاطر ملول کی
محشر مین آرزو ہے نبی کے شمول کی

دربار ہے حبیب خدائے کریم کا
چمکا ستارہ آج ہے عرش عظیم کا

غزل در صفت معراج شریف

براق پر چڑھکے شاہ والا چلے ہین ملنے خدا سے اسدم
ہین آپ نوشہ ملک براتی جلوس راکب سے شاد و خورم
بہشت کا ہے جو بر مین حلہ تو سر پہ عمامہ نور کا ہے
لگا ہے زاغ البصر کا سرمہ ادن آنکھون مین سرور دو عالم
رکاب روح الامین ہین تھامے پکارتے طرق ہین آگے
اور پیچھے اونکے صف ملائک ان دوان با جلوس باہم

بناؤ کرکے سینگار کرکے یہ حوریں آپس میں کہہ رہی تھیں
خدا کے محبوب آ رہے ہیں چلو ذرا دیکھ لیں انھیں ہم
کہیں ہیں موسیٰ کہیں ہیں عیسیٰ کھڑے ادب سے بصد تمنا
کہیں ہیں یعقوب اور یوسف کھڑے کہیں نوحؑ اور آدمؑ
صدا یہ ہر سو سے آ رہی ہے خدا سے ملنا تمہیں مبارک
تھے ہم بھی دیدار کے پیاسے تمہارے ای خسرو دو عالم
قدم قدم پر وہ شاہ دیں کے یہی تھا کلمہ زبان پہ جاری
نہیں مجھے اور کچھ تردد فقط مجھے امتوں کا ہے غم
خدا سے آمرزش ہووے انکی نہیں کوئی پرسش ہووے انکی
قبول ہووے میری شفاعت تو چاہتے اور کچھ نہیں ہم
پہونچ گئے لامکاں میں وہ جب بجز خدا غیر تھا وہاں کب
وہ جا کے ایسے ملے خدا سے کہ جیسے ملتا ہے خط توام
ہوئی جو خلوت سرا میں جلوت حقیقت اسکی بیان کروں کیا
خدا اوسے جانے یا محمدؐ ہوئے جو راز و نیاز باہم
رکھے شفاعت کا تاج سر پہ ہوئی جو وہ لامکاں سے باہر
تو مژدہ مغفرت سے سرور بہت تھے امت کے شاد و خرم
خطائیں گو تمنے کی ہیں بھاری نجات ہو جائیگی تمہاری

پڑھا کرو دلسے او سپہ شہرت ہمیشہ صلی اللہ علیہ وسلم

غزل در تہنیت بازگشت از معراج شریف

ہو کے رخصت جو نبی عرش علا سے آئے	بخشواتے ہوئے اُمت کو خدا سے آئے
پہنکر تاج شفاعت کا مرصع سر پر	واہ کس شان سے ملکر وہ خدا سے آئے
تھی دعا حق سے یہی سرور دین کی ہردم	آج امت پہ نہ دوزخ کی ہوا سے آئے
مومنو تمکو مبارک ہو کہ وہ شافع حشر	مژدہ بخشش کا لئے حق کی عطا سے آئے
للہ الحمد کہ محبوب الٰہی ہمکو	ہاں چھوڑاتے ہوئے دوزخ کی بلا سے آئے
ہاتھ مین اپنے کلید در فردوس لئے	کیا ہی مسرور وہ خالق کی رضا سے آئے
روشنی شمع ہدایت کی جہانمین پھیلی	جب رسول عربی ملک بقا سے آئے

قطعہ

پھر امت جو شہادت تھی خدا کو مقصود	وہین سر دینے کو حضرت کے نواسے آئے
کیسے صابر تھے کہ وہ لشکر یزیدیون مین	سر میدان دغا حق کی رضا سے آئے
راہ مولا مین کٹانے کے لئے سر اپنا	رن مین اولاد نبی بھوکے پیاسے آئے
سر کٹا گھر بھی لٹا تھی وہی ثابت قدمی	تھے جو بیدین نہ باز اپنی جفا سے آئے

قطعہ ثانی

گو کہ اعمال سبھی اپنے برے ہین پر ہم	ظل رحمت مین محمد کی دلا سے آئے

آب کوثر سے اوسے کردیا سیراب ہین
کلمہ گو آپکے جو سامنے پیاسے آئے

ہے تمنا کہ پس مرگ لحد کے اندر
نیند یارب مجھے جنت کی ہوا سے آئے

ہے شفاعت کا محمدؐ کے بھروسا شہت
ہم گنہگار نہ باز اپنی خطا سے آئے

غزل نعتیہ

مزا نعت کا ہے مرے ہر سخن مین
یہ بلبل چہکتا ہے باغ عدن مین

ولائے رخ پاک حضرت ہے دل مین
گل باغ جنت ہے اپنے چمن مین

درودون کے پڑہنے سے ہوتا ہے حاصل
مزا آب کوثر کا آب دہن مین

وہ آزاد ہین قید بند جہان سے
بندھے ہین جو زلف نبی کی رسن مین

چلو نقد دین لیکے لوٹو عزیزو
یہ سکہ کھرا ہے جہان کی چلن مین

کہان باغ جنت مین وہ لطف ہوگا
مزا جو کہ حاصل ہے طیبہ کی بن مین

موئے ہم تو حسن صفات نبی پر
لگے گا نہ دہبا ہماری کفن مین

تصور ہے دل مین قد شاہ دین کا
یہ ہے نخل طوبےٰ ہمارے چمن مین

یہی مدعا عرفناک کا ہے
کہ خلوت مین جو ہے وہی انجمن مین

چہکتا پھرے بلبل دل ہمارا
الٰہی گلستان شاہ زمن مین

کہان ہے وہ رنگین اداؤنکو حاصل
ادا جو کہ تھی آپ کے سادہ پن مین

میرے سر مین سودا ہے کوئی نبی کا
عجب لطف ہے میری دیوانہ پن مین

چمک اونکے دانتون کی جب دیکھ پائی
گہر ڈوبے خجلت سے بحر عدن مین

صبا بوئے زلف نبی وان جو لائی +
خطا مشک کا ہوش ہوتا ختن مین

سنہکر اویس آپ کا خرقہ بولے
ہے راز حقیقت اسی پیرہن مین

بجز کلمۂ حق نہین بات کرتے
کہ علم خدا آپ کے تہا دہن مین

نہ کیون شور تحسین کا شہرت بپا ہو
پڑھی جائے یہ نعت جس انجمن مین

اے مہ برج امکان صلِّ علیٰ تو کون ہے
نور خدا حبیب حق جانے خدا تو کون ہے

تیرا ہی سب مین نور ہے تیرا ہی سب ظہور ہے
تجھپہ پری و حور ہے ماہ لقا تو کون ہے

سرو روان باغ دین غنچۂ نخل اولین
خالق حسن آفرین تجھ پہ فدا تو کون ہے

دلبر و جان ستان ہے تو راحت جسم و جان ہے تو
مالک دو جہان ہے تو جلوہ نما تو کون ہے

نور ہے تو کہ نار ہے باغ ہے یا بہار ہے
سب مین تیری پکار ہے ہوش ربا تو کون ہے

نخل ریاض قد ترا نور چراغ والضحیٰ
انجم چرخ لا الہٰ کان ضیا تو کون ہے

رونق بزم جزو کل حق کہ سبو کہ جام مل
رنگ چمن بہار گل باد صبا تو کون ہے

رخ سے ذرا نقاب اوٹھا صورت مہ لقا دکھا
تیری ادا ہی دلربا سچ تو بتا تو کون ہے

شہرت جان نثار سے وصف تیرا نہو سکے
تیری صفت کرے خدا جانے خدا تو کون ہے

غزل بطریق مناجات بشوق زیارت مدینہ

گناہ ہمنے بہت کئے ہین خطا سے میری گذر الٰہی
ہماری شام شبِ الم کو دیکھا دے روئے سحر الٰہی

گناہ میری اگر فزون ہین تو تیری رحمت ہے اوس سی بڑہکر
طفیل محبوب سرورِ دین عتاب مجھپر نکر الٰہی

قبول کر میری عذرخواہی پڑی ہے مجھپر بڑی تباہی
مدینے ہوجاؤن جلد راہی جو تو کرے اک نظر الٰہی

طواف کعبہ کا پہلے کرلون مدینے کی پھر کرون زیارت
کرے جو احسان تو یہ مجھپر تو مین کرون یہ سفر الٰہی

پھرون مدینے کی مین گلی مین پڑا رہون در پہ شاہ دین کے
یہی تمنا یہی ہے حسرت یہ دن وہین ہون بسر الٰہی

مدینہ آنکھون سے دیکھہ لون مین تو دور ہوجائے دل کی کلفت
اجل کا دہڑکا لگا ہوا ہے ہے روزِ محشر کا ڈر الٰہی

قبول شہرت کی التجا کر معاف یارب میری خطا کر
مدینے پہونچا دے مجھکو لاکر نہ اب پھرا در بدر الٰہی

ترجیع بند دربیان مصایبِ وفات حضرت سرورِ کائنات صلعم

سوئے فردوس سدھاری جو شہنشاہ امم
کیا کہوں کسکو نہ تھا آپکی فرقت کا الم
در و دیوار سے رونے کی صدا اٹھی پیہم
لب پہ اصحاب نبی کی تھا یہ نالہ ہر دم

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

شاد تھے سُنکے ابھی ذکر بیان میلاد
کسطرح نوحہ رحلت کی سُناؤں روداد
دل میں جب آتی تھی اوس سرورِ کونین کی یاد
آل و اصحاب سبھی رو کے نہ کرتی فریاد

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

گھر بہ گھر ہو گیا یثرب میں یہی شور تمام
باغ جنت کو گئے آج رسول اکرام
عایشہ نے کیا نالوں سے بپا اک کہرام
سر زنان دھر وہی کرتے تھے آپسمیں کلام

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حجرۂ عایشہ میں نور تھا جسکا بھرا
ہائے روشن وہ چراغ آج ہوا ہی ٹھنڈا
اے فلک کیا کہوں اندھیر ہوا یہ کیسا
دفعتاً سر پہ میرے کوہ الم ٹوٹ پڑا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

رات دن عایشہ بیٹھی ہوئی رویا کرتیں
مرقد انور محبوب کو دیکھا کرتیں

حشر اک نالۂ جانکاہ سے برپا کرتین — ہاتھ اوٹھا کر یہ سوئے قبر سنایا کرتین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

کیا ہوا اگلشن وحدت کا الٰہی وہ گل — نالہ زن ہجر مین جسکے ہون برنگ بلبل
میری آنکھونمین سے کیون ہو دنیا بالکل — ہین کہان ہاے میرے راکب دوش دُلدل

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جسکے پروانہ تھے وہ شمع شب افروز کہان — ہاے وہ رات کہان اور وہ گیا روز کہان
وہ میرے مونس و ہمدم میرے دلسوز کہان — سرمگین وہ نگہ ناوک دلدوز کہان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کسکے اب گیسوی پرخم کو سنوارینگے ہم — کسکو محبوب خدا کہکے پکارینگے ہم
ہاے دن زیست کے کسطرح گذارینگے ہم — مرغ دل صدقے مین اب کسکے اوتارینگے ہم

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یاد وہ دن تھا کہ میسر تھا مجھے وصل حبیب — یا یہ شب ہے کہ پڑی سوتی ہون وائے نصیب
ہوگیا اب غم فرقت سے مرا حال عجیب — کہتی رہتی ہون یہی بیٹھ کے تربت کے قریب

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

بہولتی دل سے نہیں ہائے وہ تصویر تری — رخ پرنور ترا اور وہ تنویر تری
ہائے وہ طرز خرام اور وہ تقریر تری — دم گفتار وہ اعجاز کی تاثیر تری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

عائشہ کو بھی سمجھاتے تھے سب کہہ کر — جلوہ گر گھر میں تمہارے ہی تو ہیں پیغمبر
حشر تک نور سے معمور رہیگا یہہ گھر — آپ کیوں کہتی ہیں ہر وقت بہ آہ دیدہ تر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حضرت فاطمہ کا تم سے کہوں کیا احوال — باپ کے غم میں نہیں دم کا بھی جینا تھا محال
کہتی تھیں کیا ہوا وہ باغ نبوت کا نہال — تھام کر ہاتھوں سے دلکو یہی اونکا تھا مقال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

دیکھئے آج تو سنسان پڑا ہے مرا گھر — اوٹھ گیا سر سے مرے آج کے دن ظل پدر
ناز بردار رہا کوئی نہ میرے سر پر — اور یہ کہنا اونہیں ہر سانس میں آہیں بھر کر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فاطمہ ایک طرف نالہ کنان زار و نزار
غش مین اصحاب نبی ایکطرف سینہ فگار

اک طرف حضرت حسنین کی نانا کی پکار
ہر طرف سے تھی برپا تھی صدای دلزار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کیا جبریل نے آکر یہ سر قبر پکار
دم رحلت بھی ذرا آپنے وقفہ نکیا

وا رسول عربی صلِّ علی صلِّ علی
صدقے ہون آخری دیدار بھی مجھکو ندیا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آج سے میرا بھی دنیا مین نہ آنا ہوگا
جانتے ہم تھے یہ نہین کوی زمانہ ہوگا

تا قیامت مجھے غم آپ کا کھانا ہوگا
یہ نہ سمجھے تھے کہ جلد آپ کا جانا ہوگا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

باغ مین کہتی تھی بلبل کہ کدھر ہے وہ گل
خاک اوڑتی ہے گلستان جہان مین بالکل

عشق مین جسکے میرے نالونکا تھا شور اور غُل
ہین کہان نبی عبا والے لٹکتے کا کل

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آج رخصت ہوئی گلزار سے دنیا کی بہار
سو کہکر پھول سبھی غم سے ہوئے صورت خار
ہائے مرجھا گئے سب باغ جہاں کے اشجار
چہچہوں میں تھے یہی مرغ گلستاں کی پکار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آئے جب قبر پہ اصحاب نبی پھر سلام
تھا مدینے کے ہر اک گھر میں قیامت کا قیام
ہوگیا نالہ و فریاد و بکا سے کہرام
رو کے سب کہتے تھے لے لیکے محمد کا نام

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

سب صحابوں میں جو تھے حضرت بوبکر و عمر
کیا ان چاروں کی فریاد نے برپا محشر
اور عثمان غنی اور جناب حیدر
نالہ زن جب وہ ہوئے قبر نبی پر جاکر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

زندگی کسکو نہ تھی فرقت حضرت میں وبال
اوس گھڑی کا کروں کیا تمسے بیاں میں احوال
آل و اصحاب کا تو ایک طرف رنج و ملال
کھا کے غش گر پڑے جسوقت یہ کہکر کے بلال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آہ اب آگے بیاں کی نہیں مجھکو طاقت
ملک و جن و پری متغیر تھی سبکی حالت

یہ چلا اشگون کا دریا ہوئی ایسی رقّت		ہر بشر کے تہا زبان پر یہی اسم شہرت

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اشعار بطرز جدید در ذکر مصائب وفات حضرت صلعم

مجھے علم دین جو پڑہا گئے وہ کہان گئے وہ کہان گئے
مجھے راہ حق جو دیکھا گئے وہ کہان گئے وہ کہان گئے
جو جہان سے حضرت مصطفےٰ ہوئے عازم چمن بقا
تو یہ رو رو کہتی تہین عائشۃ وہ کہان گئے وہ کہان گئے
میرے ہمنشین میرے دلربا میرے جان و دل کے میر ہقا
میرے ہائے شوہر باوفا وہ کہان گئے وہ کہان گئے
ہوئی فاطمہؓ کو جو یہ خبر ہوا ایسا اونکو غم پدر
لگین کہنے پیٹ کے اپنا سر وہ کہان گئے وہ کہان گئے
میری موت کیون نہین آگئی مجھے لیتی کیون نہ قضا گئی
یہ زمین نہ کیون مجھے کہا گئی وہ کہان گئے وہ کہان گئے
مجھے کہتے تھے جو پدر کی جان میری ہائے قبلہ بابا جان
حسنؓ و حسینؓ کے رتبہ دان وہ کہان گئے وہ کہان گئے

حسنؑ و حسینؑ بچشم نم یہ پکارتے تھے بدرد و غم
جنہیں نانا کہتے تھے ہائے ہم وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

مجھے پیار سے جو بلاتے تھے مجھے پیٹھ پہ جو چڑھاتے تھے
مجھے گود میں جو سُلاتے تھے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ جناب بوبکر و عمر ہوئے نالہ زن یہہ بچشم تر
مرے دلستان مری راہبر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

عثمان کا بھی یہی حال تہا یہی لب پہ اونکے مقال تھا
مجھے عشق جنسے کمال تھا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

بصد آہ حضرت مرتضیٰ لگے کہنے آہ یہہ کیا ہوا
مرے تھے جو قبلہ و دوسرا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

میں بلال کا کہوں حال کیا یہی نالہ اوسکی زبان پہ تھا
میری سنتے تھے جو اذان سدا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

نہ رہونگا اب میں مدینہ میں مری خاک ایسی ہی جینے میں
تھے جو دل نشین مرے سینہ میں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ جو اُستن حنّانہ تھا سدا تکیہ شہ دوسرا
یہی نالہ کرکے وہ پہٹ گیا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

جو اُویس نے یہ سُنی خبر ہوئے سوز غم سے وہ نوحہ گر

یہی کہتے رہے بچشم تر وہ کہان گئے وہ کہان گئے

وہ شفیع امت عاصیان وہ رفیع خسرو جاودان
جنہیں کہتے ہین شہ مرسلان وہ کہان گئے وہ کہان گئے

سبھی طائران چمن چمن ہوئے نالون مین یہی نعرہ زن
میرے رشک یاسمین و سمن وہ کہان گئے وہ کہان گئے

وہ خمیدہ گیسوئے پرشکن دم عیسے جنکا تھا ہر سخن
وہ نہی جنسے رونق انجمن وہ کہان گئے وہ کہان گئے

کہون کیا مین شہرت دل حزین نہین تاب فرقت شاہ دین
ابھی بیٹھے تھے جو میرے قرین وہ کہان گئے وہ کہان گئے

ترجیع بند

اے شافع روز جزا میری طرفکو دیکھئے
اے خاص محبوب خدا میری طرفکو دیکھئے

اے سید خیر الورا میری طرفکو دیکھئے
اے بادشاہ دو سرا میری طرفکو دیکھئے

مین ہون ترے در کا گدا میری طرفکو دیکھئے
یا مصطفے صلّ علی میری طرفکو دیکھئے

نازل ہے وہ سر پر بلا چھائی ہو اکٹھم کی گھٹا
کس سے کہون جا کر شہا مین دل کا اپنے ماجرا

چاہ الم مین ہون گرا عصیان مین ہے ڈوبا ہوا
سنئے میری اب التجا ہے آپ ہی کا آسرا

میں ہوں تیرے در کا گدا میری طرف کو دیکھئے
یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ میری طرف کو دیکھئے

افلاس کی کشتی پہ ہم بیٹھے ہیں اے بحرِ کرم لہرا رہی ہے موجِ غم بڑھتی ہے وحشت دمبدم
ڈوبا ہوں از سر تا قدم عصیاں میں یا شاہِ اُمم ہے آپکا فیضِ اتم اے سرورِ عالی حشم

میں ہوں تیرے در کا گدا میری طرف کو دیکھئے
یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ میری طرف کو دیکھئے

اے افتخارِ مرسلین اے مہبطِ روح الامین محبوبِ رب العالمین شاہنشہِ دنیا و دین
تم ہو شفیع المذنبین تم صاحبِ تاج و نگین سلطانِ افلاک و زمین ہے آپکا مجھکو یقین

میں ہوں تیرے در کا گدا میری طرف کو دیکھئے
یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ میری طرف کو دیکھئے

اے گلبنِ باغِ قدم اے نخلِ گلزارِ ارم اے سروِ بستانِ کرم گلدستۂ حسنِ شیم
اے بادشاہِ محترم ختم الرسل فخرِ امم روشنگرِ شمعِ حرم صلِّ علیٰ اے محتشم

میں ہوں تیرے در کا گدا میری طرف کو دیکھئے
یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ میری طرف کو دیکھئے

خیرہ ہوئی غم سے نگاہ عالم ہے آنکھوں میں سیاہ بیکس ہوں میں گم کردہ راہ حالت ہے اب میری تباہ
کیونکر میری ہوگی رفاہ نالاں ہوں کب تک میں آہ اے سرورِ عالم پناہ شاہوں کے ہو تم بادشاہ

میں ہوں تیرے در کا گدا میری طرف کو دیکھئے

یا مصطفے صل علے میری طرف کو دیکھیے

پڑتا نہیں اب مجھکو کل جاؤں کدھر یا نبی نکل
سوکھا ہر اک نخل عمل نہ پھول ہی پیدا نہ پھل
رنگ زمانہ آج کل ایسا گیا کچھ ہے بدل
استادہ سر پر ہے اجل کیجیے میری مشکل کو حل

مین ہون تری در کا گدا میری طرف کو دیکھیے
یا مصطفے صل علے میری طرف کو دیکھیے

غم مین تری ہون مضطرب تا ہون بیتاب روز و شب
دن رات بارنج و تعب کٹتی ہین دن میرے اب
بچنے کا ہے اب کون ڈھب اب وہ سے ہون جان بلب
کیجیے گا مجھپر لطف کب ای ماہتاب عرب

مین ہون تری در کا گدا میری طرف کو دیکھیے
یا مصطفے صل علے میری طرف کو دیکھیے

شہرت کے حال زار پر کیجیے نظر کیجیے نظر
نالان ہین مثل ابر تر حالت ہے اب غم سے بتر
افسردہ دل خستہ جگر پھرتا ہے غم سے دربدر
رت ہی ادسی آٹھون پہر ای بادشاہ بحر و بر

مین ہون تری در کا گدا میری طرف کو دیکھیے
یا مصطفے صل علے میری طرف کو دیکھیے

قصیدہ بیچ بیان سیہ کاری امتان گنہگار سے مطلع ہونا

حضرت صلعم کا زبانی جبرئیل علیہ السلام بحکم جناب باری تعالی

وبیقرار ہوکر حضرت کا غار حرا مین جاکر سر بسجدہ ہوکر الحاح وزاری کرنا
مغفرت امت کیواسطے و اصحابان کبار وجناب فاطمہ علیہ التحیۃ
والسلام جاکر سمجہانا و تشفی مغفرت امتان کی کرنا

ایک دن پیش رسولؐ نامدار — آ کے جبریل امین وقت نہار
یون لگے کہنے کہ ای محبوب حق — تمسے فرماتا ہے یہ پروردگار
آپ تو سوتے ہین شب بھر بیخبر — دیکھیے امت کا اپنی حال زار
کچھ نہین خوف خدا انکو رہا — مرتکب عصیان کے ہین لیل و نہار
کرتی رہتی ہے شب و روز ای رسولؐ — آپ کی امت گناہ بیشمار
سنکے یہ جبریل سے سلطان دین — ہوگئے دل مین نہایت بیقرار
نکلے گھر سے سبکو تنہا چھوڑکر — بادل محزون و چشم اشکبار
کوہ حرا مین کیا جاکر قیام — امتون کے غم مین باحال زار
کرکے سجدہ پیش حق باچشم تر — نالہ زن تھے اے مری پروردگار
میری غفلت پر نہ کر اصلا نظر — ہین تری رحمت کا ہون امیدوار
روسیاہی سے گنہ کی ای کریم — ہون نہایت دل مین اپنے شرمسار
بخشدے امت کی میری سب گناہ — تیری آمرزش کا ہے سب مدار

گر گنہ ان سے ہوی ہے انتہا ۔ پر تری رحمت ہی اوس سے بیشمار
درگذر میری خطا سے اے کریم ۔ آیا ہون در پر ترے مین سوگوار
اور اودھر فرقت مین شاہ دین کی ۔ ہوگئے اصحاب سارے بیقرار
حضرت صدیقؓ و فاروقؓ حزین ۔ اور عثمانؓ و علیؓ باوقار
جستجو مین قبلہ کونین کی ۔ کوبکو پھرتے تھے باحال نزار
غار تک پہونچے جو حضرت کی قرین ۔ دیکھکر سلطان دین حال زار
سب لگے رونے بصد آہ و فغان ۔ سب لگے کہنے کہ ہین تیر نثار
سر کو سجدہ سے اوٹھاؤ ای رسولؐ ۔ بہر امت غم نہ کہاؤ زینہار
ہم سبھون کے جسقدر طاعات ہین ۔ بخشدو امت کو اپنی ایکبار
آپ نے فرمایا اے ہمدم مری ۔ اس سے کب ہوگا محمدؐ رستگار
مجھکو واجب ہے کرون مین بندگی ۔ مغفرت اللہ کے ہی اختیار
سر نہ سجدہ سے اوٹھاونگا کبھی ۔ بخشیگا جب تک نہ وہ آمرزگار
فاطمہؓ کو جب ہوی اسکی خبر ۔ آگیا غش روتی روتے زار زار
دوڑتین گھر سے گئین پیش پدر ۔ بیقرار و مضطر و بے اختیار
باپ کا وہ دیکھکر آہ و فغان ۔ یون لگین کہنے کہ ای شب زندہ دار
بہر امت آپ غم کہاتی ہین کیون ۔ اسکے خاطر آپ ہین کیون دلفگار
لکھہ چکا ہے امتون کی مغفرت ۔ مہر نامہ مین میرے پروردگار

پیش کر دونگی خدا کے روبرو — کیا نہ بخشیگا خطائے جرم کار
وہ بھی کافی گر نہوگا اے پدر — کیجے یہ بات میری اعتبار
داد لونگی خون کا حسنین کی — کہولکر مین اپنی زلفِ مشکبار
کیون حسنؑ کو زہر قاتل نے دیا — مارا کیون بے جرم اوسکو ایکبار
ٹکڑے ٹکڑے کیون کیا اُسکا جگر — کیا حسنؑ کی تھی خطا پرورگار
پھر حسینؑ بیکس و مظلوم کا — حال خالق سے کرونگی آشکار
کیون یزیدِ ناخلف نے ای کریم — کر دیا گھر صاف میرا ایکبار
کیون بہتر تن کو اوس مردود نے — پھیر دی گردن پہ تیغ آبدار
ہوا مامون پر لب آب فرات — لشکرِ بیدین و کافر کا حصار
تین دن سے بند پانی کر دیا — جان بلب ہون پیاس سے بیندار
العطش کا شور تھا ہر سو بلند — پر نہین سنتے تھے کچھ وہ نابکار
کر دیا قاسم کو کیون مقتول تیغ — کس طرح آسکے مجھے صبر و قرار
کیون کیا اکبر کو ان سب نے شہید — اور جو اصغر تھا طفلِ شیرخوار
کیون اوسے مجروح تیر و نے کیا — ظلم یہ کیسا ہوا پروردگار +
بھوکھے پیاسے تین دنکی ہا ئے ہا ئے — ظالمون نے زیر تیغ آبدار
ذبح یارب کیون کیا میرا حسینؑ — کیسلئے مارا گیا وہ گلعذار
ہائے کیون اوس پر چلے تیرون تبر — کیون لیا خنجر سے سر اوسکا اوتار

بوسہ گاہِ احمدِ مختار کو
ذبح کرنے مین نہ آیا اونکو عار

تختہ نورستہ باغِ نبی
ہووے یون پامالِ ظلمِ بدشعار

کیون لگا دی آگ خیمون مین کہ ہم
کیون ہمارے گھر کو لوٹا بیشمار

پھر چڑہا کر نیزون پر ہر اک کی سر
بیبیون کو کرکے اونٹون پر سوار

ہائے کس بیچیر متی سے لگئے
شام کیجانب اونہین ظالم شعار

انتقام خون ناحق کے لیے
ہے دوہائی تیرے ای پروردگار

کیا عوض اسکے نہ بخشینگے حضور
امتون کو میری وہ آمرزگار

باپ کا وہ حال بیٹی کا یہ حال
کیون نہ پھر امت ہو اوسکی رستگار

چاہیے امت کو بھی شہرت کہ ہون
الفتِ آلِ نبی مین اشکبار

مغفرت کا ہے وسیلہ یہہ بڑا
جان و دل سے تم رہو اوسپر نثار

موت سے غافل نہ بیٹھو ایکدم
زندگی دو روزگی ہے مستعار

پڑہتے رہیے دل سے اون سب پر درود
تا کہ راضی تم سے ہو پروردگار

قصاید و غزلیات نعت شریف جدید

وہ لکھون وصفِ رخِ محبوبِ یزدان تو سہی
چاک کردون صبحِ محشر کا گریبان تو سہی

دیکھہ پائین گر تجلی روضہ محبوب کی
غش مین آکر گر پڑین موسی عمران تو سہی

عشق مژگان نبی مین ہوگئی وحشت اگر
کھینچون کانٹون پر جھاڑی تار دامان تو سہی

وہ لکھون حضرت کی مین روئی مخطط کی مثال
میرے مضمون سے لڑی مضمون قرآن تو سہی

گلشن کوے مدینہ کی حکایت گر سنین
بھول جای شیخ سعدی کو گلستان تو سہی

جب اشارہ وہ کرین انگشت پر اعجاز سے
صاف دو ٹکڑے ہو روی ماہتابان تو سہی

وہ لب جان بخش حضرت کی کرین تعریف ہم
سوکھ جای خون ترا لعل بدخشان تو سہی

حضرت دل کہاں تو باغ یثرب کی ہوا
مین دیکھادون تمکو لطف باغ رضوان تو سہی

نغمہ سنج گلشن یثرب ہے نخل طور پر
آشیان باندھی میرا مرغ خوش الحان تو سہی

وحشت طیبہ کی ہوا لگ جائیگی اونکو اگر
خضر ہون گم کردہ راہ بیابان تو سہی

گر دیکھادون جلوہ داغ ولای مصطفی
آڑی ہاتھون لون تجھے مہر درخشان تو سہی

سن کے افسانہ لب معجز بیان کا آپکے
پڑھ لین کلمہ بت بھی ہوجاین مسلمان تو سہی

دیکھی اہی رضوان بہار کوی یثرب سی مثال
باغ جنت کو کرون ممنون احسان تو سہی

حشر کا کیا غم کہ عاشق ہون حبیب اللہ کا
آی جنت سی مجھے لینے کو رضوان تو سہی

تختہ جنت بنے گلزار نعت مصطفی
روح سعدی اس چمن مین ہو غزلخوان تو سہی

بھاگ نکلے شرم سی پیش رخ محبوب پاک
چاندنی اپنی دبا کر ماہتابان تو سہی

روکنے سے ہم کسیکے رکتے ہین شہرت کہان
دیکھ لینگے روضہ شاہ رسولان تو سہی +

غزل در نعت شریف

زندگانی ہو دوزہ کا بھروسا کیا ہے
چل مدینے کو دلا ہند مین بیٹھا کیا ہے

کیا کہون سرورِ دارین کا رتبا کیا ہے
احد و احمد بے میم مین نکتا کیا ہے

میم سے ہو گیا مخلوق دو عالم کا شہود
ما سوا میم محمدؐ مین معما کیا ہے

بخشوا ہی لیا امت کو خدا سے مل کر
مرحبا صلِّ علے آپ کا کہنا کیا ہے

داغِ عصیان کی سیاہی تو ابھی ہی موجود
اشک نے دیدۂ تر کے اسے دھویا کیا ہی

پوچھ لیجے اسی بس اپنی ہی زلفون سی حضور
کہ مری اس دلِ دیوانے کو سودا کیا ہے

دیکھیے چل کے تجلی مدینہ تو ذرا
طور پر آپ نے موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہے

پوچھتے کیا ہین میری حسرتِ دل کا احوال
دیکھ لین آپکو بس اور تمنا کیا ہے

شعبہ نورِ محمدؐ کا تصدق ہے یہ سب
مہر کیا ماہ ہے کیا انجم ذرا کیا ہے

بھیجا بہانہ تھا محبوب سے ملنا حق کو
ورنہ بتلاؤ تو رمزِ شبِ اسریٰ کیا ہے

آتشِ دوزخ کی ہوئی آپکی امت پہ حرام
مژدہ ای مومنو تمکو غمِ فردا کیا ہے

ہے جگہہ دشت مدینہ تیرے دیوانونکی
گلشنِ خلد برین کی اونہین پروا کیا ہے

بت شکن آتے ہین کعبہ سی نکل بھاگ کہین
منہ ابھی دیکھتا تو ای بت ترسا کیا ہے

گر دل و جان بھی اونپر کرون قربان تو کیا
چیز یہ کون سی لایق ہے یہ سودا کیا ہے

شکل مردہ ہون پڑا آپ اگر آجائین
دیکھ لون مین بھی کہ اعجازِ مسیحا کیا ہے

بے زیارت مجھے رہتی ہی غشی کی حالت
آپ آجائین تو پھر آپ مین آنا کیا ہے

جسنے چاہا اوسے محبوب کا محبوب بنا
ہو جو پیاری کا پیارا اوسے کہنا کیا ہے

حق کا محبوب شفیع الامم و ختم رسل
دیکھے چشم حقیقت سے تو وہ کیا کیا ہے

ضعف کہتا ہے کہ اب اُٹھ نہین سکتا ہے قدم
شوق کہتا ہے کہ چل دور مدینا کیا ہے

آب و تاب دُرِ دندان نبی کے آگے
دُرِ تابندہ ہے کیا عقدِ ثریا کیا ہے

ہم مدینے سے نہین خلد مین جاتی رضوان
اسقدر آپکا پھر اِس مین تقاضا کیا ہے

روبرو میرے کرو یوسف مصر کی نبات
نور احمد کا یہ سب جلوا ہے اونکا کیا ہے

قطعہ

پوچھی خالق سے جو موسیٰ نے محمد کی صفات
آئی آواز کہ تونے اوسے جانا کیا ہے

ہم ہی کچھ جانتے ہین خوب حقیقت اُسکی
کیا کہین ہم کہ وہ محبوب پیارا کیا ہے

قامت و روی محمد کا ہے سارا جلوا
شجر طور ہے کیا برق تجلا کیا ہے

نزع مین آخری دیدار تو ہو جائے نصیب
دیر اب آپکے یان آنے مین مولا کیا ہے

عاشق زار ہین رخسار نبی کے ہم تو
آنکھہ خورشید بھلا ہمسے ملاتا کیا ہے

اے نکیرین دکھاتے ہو مجھے کیون آنکھین
تمکو معلوم نہین حال ہمارا کیا ہے

بادۂ دوستی ساقی کوثر سے ہون مست
مجھکو درکار بھلا ساغر و مینا کیا ہے

نعت گوئی سے نبی کی ہے شفاعت کی امید
اِس سوا شہرتِ عاصی کو بھروسا کیا ہے

منقبت در صفتِ اصحاب کبار چہار یار کہ عظمت شان انہا از آیات قرآن ثابت است

الصلوٰة السلام اے آفتاب چرخ دین حضرت صدیق اکبر مصطفےٰ کی جانشین
وصف جسکا اذ ہما فی الغار ہے قرآن مین حق نے اوسکی شان مین فرمایا خیر الراحمین
حضرت فاروق اعظم بت شکن عادل عمرؓ حامی شرع محمد سرور دنیا و دین
حسبک اللہ شان مین جسکے کہا اللہ نے مسند آرای خلافت صاحب حق الیقین
حضرت عثمان غنی وہ جامع قرآن ہین خاتم ختم الرسالت کی ہین وہ نقش و نگین
الذین ینفقون امولہم قرآن مین شان مین فرما چکا ہے اوسکی رب العالمین
حضرت مولا علی خورشید برج انما گوہر تاج خلافت نفس ختم المرسلین
مقصد انا فتحنا ماہ برج ہل اتے شمع فروز ولایت باب شہر علم دین

آل و اصحاب نبی پر بھیجے شہرت درود
چاہتا ہے گر بس مرون سے خلد برین

تھکے پاؤن اور دور ہے ہمکو جانا نہین اپنی منزل کا کوئی ٹھکانا
تمہین اے شفیع الورا حشر کے دن ق میرے حال پر رحم لازم ہے کھانا
گنہگار ہون مین گنہگار ہون مین مجھے بخشوانا مجھے بخشوانا
خدا کے لئے اے حبیب الٰہ لحد مین بھی بالین پہ تم میرے آنا
دم نزع ثابت رہے اپنا ایمان مجھے مکر شیطان سے اوسدم بچانا
کرو جبکہ تقسیم تم آب کوثر مجھے بھی کوئی جام بھر کر پلانا
ابھی خواب غفلت مین تم سو رہے ہو عدم کو ہوا قافلہ بھی روانا

ہر اک سانس کو آخری دم سمجھ لو
ہے اس زندگی کا نہیں کچھ ٹھکانا

مدینے چلو دولت دین لوٹو
وہاں گنج ایمان کا ہے خزانا

کرو مفت برباد دولت نہ دین کی
یہی کام عقبےٰ میں دے گا خزانا

لحد پر رکھو مومنو اپنا تکیہ
وہی گھر ہے آخر تمہیں تو بسانا

ندامت پہ عصیان کے روتے رہو تم
بڑا کام دیگا یہ آنسو بہانا +

پھرے شاہِ دین کا نہ چشم توجہ
بلا سے جو پھر جائے سارا زمانا

گئے ہائے ابتک مدینے نہیں ہم
بھلائے ہوئے ہے ہمیں آب و دانا

یہی شہرتِ بینوا کی ہے حسرت
مدینے میں یا شاہ جلدی بلانا

غزل نعتیہ

مر جاؤں تو مر جاؤں مدینے کے سفر میں
کٹ جائے میری عمر ابھی راہگذر میں

فریاد ہے تم سے مجھے ای شافع محشر
اعمال میرے جھونک نہ دیں مجکو سقر میں

مرجاؤنگا گر حسرتِ دیدار میں یا شاہ
دونگا میں دوہائی تری اللہ کے گھر میں

یوانہ ہیں کاکل خمدار نبی کے
سودا رہے اللہ ہمارے یہی سر میں

ہے سینہ میں وہ الفت محبوب کی گرمی
دل میں جو تڑپ ہووے تو سوزش ہو جگر میں

ین دیکھ لوں ان آنکھوں سے انوار تجلی
بھر جائے وہی نور میرے تار نظر میں

کچھ بڑھگئی پھر خون تمنا کی حرارت
اب کل سے تڑپ آج زیادہ ہے جگر مین

کس کس پہ نہ احسان قیامت مین ہے تیرا
تیرا ہی کرم تو ہے دو عالم کی نظر مین

مرتا ہون مین اب تک نہین بالین پہ تم آئے
کیا دیر لگائی ہے فرشتون نے خبر مین

کرتا ہون خدا سے شب معراج کا شکوا
دعوت مرے محبوب کی ہو آپکے گھر مین

کونین مین پھیلا ہوا ہے نور محمد
اک ذرہ اوسی نور کا ہے شمس و قمر مین

مجبور وہ جون ہین وہ آپکے محبوب نہوگا
جس دل مین نہو درد نہو زخم جگر مین

جو رنگ و ضیا ہے لب و دندان نبی مین
وہ لعل مین رنگت ہے نہ وہ تاب گہر مین

مقسوم مین کب دیکھئے دیدار ہو شہرت
نالے مین کیا کرتا ہون امید اثر مین

گر نہ جائیگی مدینے مجھے قسمت لیکر
کیا کرونگا مین خدا پھر تری جنت لیکر

زہد لیکر نہ تو آئے نہ عبادت لیکر
ہم فقط آئے ہین مولا تری حسرت لیکر

یا نبی مجھکو غم یاس نہ جینے دیگا
جان جائیگی تمہاری تپ فرقت لیکر

ہے مجھے کوچہ حضرت کی گدائی بہتر
مٹھو کیا مین کرونگا تری دولت لیکر

روسیاہی سے ہی عصیان کی ندامت مجھکو
جاؤن کیا پیش خدا ہائے یہ صورت لیکر

تیری رحمت ہے بڑی ہو نمین گنہ سے نادم
آیا ہون اے مرے اللہ ندامت لیکر

حشر مین مین نے محمد کو پکارا جسدم
مغفرت دوڑ کے پاس آگئی رحمت لیکر

با ادب کہتے تھے حضرت سے پیام اور سلام
آتے جبریل جو قرآن کی آیت لیکر

ہوتی دنیا میں کہاں رونق بزمِ اسلام
آپ آتے نہ اگر شمع ہدایت لیکر

پاسداری ہے یہ امت کی کہ روزِ محشر
جائینگے خلد میں ساتھ اپنے ہی حضرت لیکر

ایک وہ ہیں کہ سدا جنکو زیارت ہی نصیب
ایک ہم ہیں کہ چلے جاتے ہیں حسرت لیکر

جان لو جسم میں یہ روح ٹھہرنیکی نہیں
دم کی دم کیلئے آئی ہے رخصت لیکر

کٹھن گئی اب تو کہ مرجاؤں تڑپکر یاشاہ
کون جائے ملک الموت کی منت لیکر

سیدھے جنت کو چلے جائینگے بیخوف و خطر
دل میں جو جائینگے حضرت کی محبت لیکر

بچ گئے آتش دوزخ سے بروزِ محشر
ہم فقط نام شہنشاہ رسالت لیکر

ہے دعا خالق اکبر سے میری یہ ہردم
جاؤں دنیا سے میں ایمان سلامت لیکر

حشر میں ایک ہی شکل ہے آمرزش کی
دفتر نعت کو ہم جائینگے شہرت لیکر

طواف کعبہ کا کرکے یارب مدینے بیت الحرم سے آئے
کروں میں کس مونہہ سے شکر تیرا الٰہی تیرے کرم سے آئے

ہزاروں لیکے مال و دولت تو لاکھوں جاہ و حشم سے آئے
مگر غریب الدیار و بیکس نہ ہونگے کوئی بھی ہم سے آئے

اس اپنی ہستی پہ زندگی بھی ہماری ہستی ہے یا الٰہی
گئے نہ کعبہ نہ دیکھا طیبہ تو کس لئے پھر عدم سے آئے

کہاں سے مجھکو نصیب ہوتا یہ لطف سیر بہار یثرب

کشش ہی حضرت کی کہینچ لائی نبی کے فیض قدم سے آئے

پڑی ہے منجہدار میری کشتی لگے کہین ساحل عرب پہ
الٰہی مجہہ تک بہی کوئی جہونکا ہوا ے ابر کرم سے آئے

ہزارون حسرت ہزار ارمان بہری ہوئی دلمین ہین نکاہر کر
کوئی تو آتا ہے ایک دم سے اور ہمتو لاکہون ہی دم سے آئے

بہ فیض اخلاق شاہ دین ہے یہ لطف و اشفاق مومنین ہے
گئے وہان جو لیے زیارت وہ ال کے شاہ امم سے آئے

جنہون نے دیکہا ہے باغ یثرب اونہین پوچہو حقیقت اسکی
ہوا ے جنت وہ کہا چکے ہین وہ پہر کے باغ ارم سے آئے

جو جانا تمکو کہین ہو شہرت چلو مدینے چلو مدینے
بہ تنگ ہندوستان مین ہمکو فلک کے جور و ستم سے آئے

غزل در نعت شریف

مصروف ہو تمہین وصف رسالت مآب مین
تحفہ یہ بہیجا ہون خدا کی جناب مین

ملتے مجہے تو حضرت موسیٰ سے پوچہتا
تہا کون برق طور کی پنہان حجاب مین

ار عرش ہے وہان تو مدینا یہان ہی ہے
عاجز نہین زمین فلک کی جواب مین

لبریز دل ہین نور سے حسن جمال کا
دریا کو ہمنے بند کیا ہے حباب مین

مضمون حسن روئے جناب رسول کا — تحریر کیجیے ورق آفتاب مین

لکھتے ہین وصف خندۂ دندان پاک ہم — گھولا ہے برق طور کو موتی کی آب مین

مست مے ولای حبیب الٰہ ہون — عرفان کا نشہ ہے مرے جام شراب مین

پھرتا تھا مین تلاش مین جسکی گلی گلی — بیٹھا ہوا تھا وہ دل خانہ خراب مین

بحر جہان مین نور محمد محیط ہے — اوسکی ہوا بندہی ہوی ہے اس حباب مین

ہر دم اسی کا رہتا ہے ای شاہ دین خیال — آئے نہ مونہہ دیکھانے کبھی خواب مین

شہرت مین خاک گلشن کوچے مدینہ ہون — بستر ہے اس فقیر کا راہ ثواب مین

غزل نعتیہ

محمد پہ تکیہ ہے سارا ہمارا — نہ ٹوٹے الٰہی سہارا ہمارا

ہوی دلنشین جب سے الفت نبی کی — جگر ہوگیا پارہ پارہ ہمارا

مقدر ہمین لے گیا گر مدینے — سر عرش چمکیگا تارا ہمارا

لگی رہتی ہین آنکھین سوے محمد — کہان جاکے پہونچا نظارا ہمارا

کھچا جاتا ہے دل مدینے کیجانب — بھلا دل پہ کیا ہے اجارا ہمارا

جو اکبار کر آؤن جاکر زیارت — تو یا رب ہو جانا دوبارا ہمارا

پس مرگ ہے دلکی اپنے یہ حسرت — کہ ہو ساتھ محشر تمہارا ہمارا

تمہارے بدولت ملی ہمکو جنت / نہین ہوتا یان کب گذارا ہمارا

تڑپتا ہے جی دیکھنے کو تمہاری / کرو چارۂ دل خدارا ہمارا

شرف ہمکو ہو کیون نہ اورامتون پر / حبیب خدا ہے پیارا ہمارا

اثر اپنے نالونکا ہو کچھ نہ تمکو / گیا لامکان تک شرارا ہمارا

توسل ہے دین محمد سے ہمکو / کرینگے بھلا کیا نصارا ہمارا

محمد کے ہمراہ ہو شاہ شہرت / نہ کیون نام سبکو ہو پیارا ہمارا

غزل نعت شریف مین جو بعد سلام کی پڑہتے ہین

شادی نہ کیون ہو ختم رسل کے ظہور کی / ہے مومنو شبیہ خدا کے یہ نور کی

روز نشور آپکی امت کے واسطے / ہوگی سبیل جام شراب طہور کی

خاک قدم کو آنکھون مین سرمہ لگاؤنگا / ہووے جو مجھ گدا کو حضوری حضور کی

بخشائینگے ضرور شفیع الورا ہین وہ / دہشت نہین ہے کچھ مجھے روز نشور کی

معراج مصطفیٰ کی صفت کیا بیان کرون / طے دم کی دم مین ہوگئی کیا راہ دور کی

کچھ معجزہ سے کم نہین معراج مصطفیٰ / دم بھر مین سیر آپ نے کی دور دور کی

کیا شان ہے حبیب خدا کی زہے نصیب / رحمت ہے مومنون پہ خدائے غفور کی

یا شاہ دین خبر لو میری جلد آنکر / ہے فشار قبر نے ہی چور چور کی

نظارہ کر لون آپکے حسن و جمال کا ۔۔۔ جنت سے ہی غرض نہ تو خواہش ہی حور کی

دنیا سے کچھ غرض نہ مین شہرت کو چاہتی
کافی ہے ایک چشم عنایت حضور کی

اسرار کہل گیا یہ محمد کے میم کا ۔۔۔ پہلا کا مس ہے گنبد عرش عظیم کا

نور محمدی مین تجلی خدا کی ہے ۔۔۔ رتبہ ہے عاشقان نبی کو کلیم کا

محروم مین نہ دولت دیدار سے رہون ۔۔۔ مین بہی نیاز مند ہون فیض عمیم کا

جہونکا جو باد تند شفاعت کا چلگیا ۔۔۔ ٹہنڈا چراغ ہوگیا نار جحیم کا

مجہکو ہواے باغ مدینا ہی جانفزا ۔۔۔ کہچتا ہے عطر یان گل باغ نعیم کا

آنکہون مین نور اوسکی تجلی کا ہے بہرا ۔۔۔ حصہ ملا مجہے بہی جناب کلیم کا

جاتی ہے باغ کوچہ یثرب مین ہر سحر ۔۔۔ دامن نہ کسطرح ہو معطر نسیم کا

نقد مراد لوٹئے یثرب مین جا ئیے ۔۔۔ در ہے کہلا خزانہ فیض عمیم کا

کیون ناز ہو نہ ہمکو یتیمی پہ آپکے ۔۔۔ رتبہ فزون گہر سے ہے دُرّ یتیم کا

لیتے ہی نام پاک نبی ہوگی نجات ۔۔۔ پردہ ہوا وہ روئے عذاب الیم کا

مین بہی تو باغ طیبہ کا ہون مرغ نغمہ سنج ۔۔۔ جہونکا کوئی ادہر نہین آتا نسیم کا

پہونچا دے آستان محمد پہ یا کریم ۔۔۔ دیکہا کرون مین لطف ریاض نعیم کا

روشن جو بام عرش سے ہی فرش خاک تک ۔۔۔ پہیلا ہوا ہے نور محمد کے میم کا

صوم و صلوٰۃ عابد و زاہد سے بہی کہین ۔۔۔ ہے مرتبہ بڑہا ہوا امید و بیم کا

شہرت خدا کا مجہہ پر اگر ہو گیا کرم
روضہ مین دیکہہ لونگا رسول کریم کا

غزل در مناجات حضرت کبریا

جتنے کرون گناہ ثواب عظیم ہے
اللہ تیرا نام غفور الرحیم ہے

بندہ نواز جب وہ کریم و رحیم ہے
محشر کا ڈر نہ خوف عذاب الیم ہے

امید ہے کہ قول ہے لاتقنطو تیرا
جز پاس اپنا یار نہ کوئی ندیم ہے

مجہہ سا الم نصیب نہ ہوگا کوئی بشر
تقدیر کا لکہا بہی الف لام میم ہے

ہے اضطراب زشتی اعمال اسقدر
دل کانپتا ہے خوف عذاب الیم ہے

اللہ بس معاف خطا کر دے تو میری
بندہ گناہگار ہے اور تو کریم ہے

ہون عندلیب عارض گلرنگ مصطفےٰ
آنکہون کے آگے وادی باغ نعیم ہے

روشن ہے تا بہ حشر یہ اعجاز مصطفےٰ
اونگلی سے اوسکے ماہ فلک پر دو نیم ہے

وہ طور پر گئے یہ گئے بام عرش پر
محبوب میرا فخر جناب کلیم ہے

روتے ہین یاد حضرت خیر البشر مین ہم
ہر قطرہ میرے اشک کا دُر یتیم ہے

ہر جا ظہور حق ہے جو ہو چشم معرفت
محفل مین شمع ہے تو چمن مین نسیم ہے

اللہ کس سے وصف تیرا ہو سکے بیان
مخلوق سب جدید ہین اور تو قدیم ہے

فضل و کرم کی تیری ہے امید اے کریم
رنج و الم سے بس میری حالت سقیم ہے

اللہ ہی بچائے تو ہو صورت نجات	طوفان حشر کیا ہے بلائے عظیم کا
ایمان ہمارا خوف و رجا کے ہے درمیان	امید ہے بہشت کی خوف جحیم کا
جو تم گناہ کرتے ہو سب جانتا ہے وہ	یہ جان لو کہ خالق عالم علیم کا

عفو خطا ہو شہرتِ عاصی کی یا نبی
ہیں آپ بھی کریم خدا بھی کریم ہے

یہ تم سے کرتا ہوں فریاد یا رسول اللہ	کبھی نہ تم نے کیا یاد یا رسول اللہ
گرایا کرتا ہے برق بلا میرے سر پر	فلک کی کیا کہوں بیداد یا رسول اللہ
اسیر خانۂ مہجور کی بھی کچھ سنو	ہمیں کروگے نہ آزاد یا رسول اللہ
میرے ہی بخت میں کیا غم کی ہے عزاداری	سبھوں کو تم نے کیا شاد یا رسول اللہ
تمہیں سے ہے چمن دہر کی بہار و خزان	ہے کس کا گلشن ایجاد یا رسول اللہ
غلام دیکھتے ہی ہوگئے مہِ کنعان	تمہارا حسن خداداد یا رسول اللہ
اجل کہیں نہ اسی ہند میں میری آجائے	نہ خاک ہو میری برباد یا رسول اللہ
فلک کے ہاتھوں سے میں سخت تنگ آیا ہوں	عدو کی جان ہے یہ جلاد یا رسول اللہ
خدا کے واسطے حل مشکلیں کرو میری	یہی ہے موقع امداد یا رسول اللہ

بھلا دیا ہے دو عالم کی یاد شہرتؔ نے
تمہیں کو کرتا ہے بس یاد یا رسول اللہ

غم ہجران میں مت مجھ کو ستاؤ یا رسول اللہ	مدد کو جلد بہر نجو آؤ آؤ یا رسو

نقاب عارضِ پنہان اوٹھاؤ یارسول اللہ — فروغ نور یزدانی دکھاؤ یارسول اللہ

ندامت سے ندامت ہی مجھے اپنی گناہوں پر — خطا سے میری گذرو باز آؤ یارسول اللہ

دھوان ہر سانس مین اُٹھتا ہی آہونکا میرے دل سی — تپ غم سے نہ سینہ کو جلاؤ یارسول اللہ

پڑا ہے درپے ایمان میرے شیطان دم آخر — خدا کیواسطے بالین پہ آؤ یارسول اللہ

بہت تعریف ہم تو بادہ اطہر کی سنتے ہین — کوئی ساغر ہمین بھی تم پلاؤ یارسول اللہ

تمہاری سرمگین آنکھونکا مین کشتہ ازل سے ہون — مجھے مست اپنی نظرون سے گراؤ یارسول اللہ

نہ ہو یون ہند مین برباد مٹی میری یا حضرت — نہ مجھکو خاک مین یان کی ملاؤ یارسول اللہ

یہی کہتا ہے ہردم شہرت مشتاق رو رو کر
مدینے مین مجھے جلدی بلاؤ یارسول اللہ

مدینے مین مجھے جلدی بلاؤ یارسول اللہ — کہین اس قید دوری سے چھڑاؤ یارسول اللہ

بوقتِ نزع شیطان سے بچالو یارسول اللہ — مجھے دنیا سے باایمان اوٹھاؤ یارسول اللہ

غریقِ بحرِ عصیان ہون نہین کچھ تھاہ ملتی ہے — بڑھاؤ ہاتھ جلد آکر نکالو یارسول اللہ

مدینا آپکا محمل ہے روضہ آپکا لیلی — مجھے تم اپنا مجنون ہی بنالو یارسول اللہ

ذرا دکھلا دو منکرِ ایمان کو انوار خداوندی — حجابِ چہرۂ تابان اوٹھالو یارسول اللہ

نہ جانے نکلے تن سے جان میری گو بالین اجل آئی — نہ جبتک جلوۂ عارض دکھالو یارسول اللہ

اللہ کب ہے خلد کی مجھکو نہ کچھ حور و تجلی ہی خواہش — غلام در مجھے اپنا بنالو یارسول اللہ

نفس ہے شیطان ڈبویا چاہتا ہے بحر عصیان مین — پکڑلو ہاتھ تم آکر سنبھالو یارسول اللہ

خدا کیواسطے شہرت کو جلدی آئیے مدینہ مین
بلالو یا رسول اللہ بلالو یا رسول اللہ +

حبیب خدا سے ہے الفت ہماری
ہوی حق سے ثابت قرابت ہماری

تعشق محمدؐ سے ہے دل کو اپنے
بہت دور پہونچی محبت ہماری

درِ شاہ دین کے ہین مسکین گدا ہم
سلیمان سے لڑتی ہے قسمت ہماری

خدا اپنے محبوب سے کہہ چکا ہے
تیری امتون پر ہے رحمت ہماری

یہ ہے قول صادق ہمارے نبی کا
نجائیگی دوزخ مین امت ہماری

ہین مداح ہم تو شفیع الورا کے
وہ بیشک کرینگے شفاعت ہماری

دل اپنا ہے معمورۂ نقد ایمان
یہ ساتھ اپنے جائیگی دولت ہماری

تمنائے جنت نہین یا الٰہی
بنے باغ یثرب مین تربت ہماری

یہہ کہدیجے منکران نبیؐ سے
جہنم تمہارا ہے جنت ہماری

قیامت کے دن پوچھتا کون ہمکو
نبیؐ کی بدولت ہے عزت ہماری

رہین دین احمد پہ ثابت قدم ہم
الٰہی نہ بدلے طبیعت ہماری

ہمین بھی کوی جام کوثر پلانا
لگی ہے بہت دن سے نیت ہماری

جہنم مین اعمال لیجا چکے تھے
شفاعت نکرتے جو حضرت ہماری

الٰہی دیکھادے وہ روضہ نبیؐ کا
نہ رہجائے باقی نہ حسرت ہماری

بھرا دل مین ہے گنج ایمان ہمارے
چرائے گا کیا چور دولت ہماری

قطعہ

محمد کو موسیٰ سے پوچھا تو بولے
نہیں وہ نکلے آگے حقیقت ہماری
خدا ہمکو امت ہی اونکی جو کرتا
تو ہوتی نہ بے آس حسرت ہماری

قطعہ

صحابوں سے اکثر یہ کہتے تھے حضرت ﷺ
ہے ختم رسالت نبوت ہماری
رہے حشر تک نور ایمان روشن
بجھے گی نہ شمع ہدایت ہماری

شہنشاہ عالم کے ہیں نعت گو ہم
زمانے میں نہ کیوں ہو شہرت ہماری

اشعار فراقیہ بزبان بھاکھا

برہا کی آگ لگی مورے تن میں
دھرک سکھی ایسے جیون میں
ہیرت ہیرت شہر نگری
پھرت پیا کل تم بن سگری
سونا دیکھا مندر میں پیتو
تکت ناہیں نی کج یہ جیتو
عج کرت ہوں تھاری دوآری
اری پاپن کے تارن ہارے
کاہے کو ناتھ موہے بسرا گئے
اب لگ دیس بھی نہیں آئے
آنکھ ندی بہت پور وتیا
بن کہوت موری قسمت نیا
پیتم تم بن دکھ ہے گھنیرا
پار لگاؤ میرا بیڑا
دادر بولیں پیہے کوکیں
برہا کی آگ لگاوت لوکیں

پیا بن موکو بھون نہین بھاوے
گرج گرج گہن آدہک ستاوی
تھر تھر کانپت اب موری دیہا
توڑ کے بیٹھے بالم نیہا
رین اندہیری ہیا ڈراوے
سونی سیج نیند نہین آوی
سکہہ کی نیند سووت سنسارا
رین سوامی مین گنتی تارا
کاسے کہون مین دکھہ دکھیاری
لاگی پیو سے ہے آس ہماری
پیو آون کی جو پاؤن سندیسا
سدھ آوے ہو دور کلیسا +
پلکن سے مین راہ بوہارون
بل بل جاؤن تن من وارون

شہرت پر آپ کرپا کیجے
درشن دیجے درشن دیجے

غزل نعتیہ بزبان فارسی و اردو و بھاکھہ

بہوا سے تو تاب فراق کجا ذرا رخ سے نقاب اوٹھا تو سہی
نہ سکون بدلم نہ حواس بجا مجھے چاند سی شکل دکھا تو سہی
موہے تلپت بیتت ہے سگری تو ہے ڈہونڈھ پھری نگری نگری
موری پہوٹ گئی من کی گگری مجھے اپنے ہی دیس بلا تو سہی
تیرے غم مین تڑپتے ہین آٹھہ پہر ہمین اے شہ دین تمہین کچھہ بھی خبر
ذرا دیکھہ تو ہمین بھر کے نظر کہ مین دیکھہ لون تیری ادا تو سہی

تم روپ انیک بناوت ہو چھب اور ونکو دکہلاوت ہو
کبھی پاس مورے نہیں آوت ہو یہی شرط وفا ہے بتا تو سہی

بہ فراق تو زارِ و نزار شدم ہمہ مضطر و سینہ فگار شدم
بہ غمِ گل ردی تو خار شدم تجھے میری قسم کبھی آ تو سہی

میرا دو سکی ہوا میں نکلتا ہے دم تجھے بادِ صبا غمِ دین کی قسم
کبھی لا کے ادہر بھی زراہِ کرم مجھے نکہتِ زلف سونگہا تو سہی

بہ فراق تو شہرت پی سر دیا شدہ بیکہ نحیف و نزار شہا
تو حبیب خدا تو بہر خدا ادسے اپنا جمال دیکھا تو سہی

غزل

رٹ رہی ہر دم نبی کے نام کی
بات اگر ہے تو یہی ہے کام کی

مفت آغاز جوانی کٹ گئی
کیجیے اب فکر کچھ انجام کی

شیفتہ زلفِ نبی کا کیوں نہوں
شرط ہے اسلام میں اس لام کی

تمنے ہے اے ساقیِ کوثر طلب
آبِ کوثر کے مجھے اک جام کی

پھاڑ دینا یا شفیع المذنبین
فردِ عصیاں ہے جو میری نام کی

کیجیے اب چلکے کعبہ کا طواف
ہے تمنا جامۂ احرام کی

یا الٰہی دم لبوں پر آگیا
کشمکش سے گردشِ ایام کی

کس سے مین چشم نبی کو دون مثال
آنکھ ہے پھولی ہوی بادام کی

دولت دیدار ہے کافی مجھے
اور کچھ خواہش نہین انعام کی

زلف و رخ کے یاد مین تیرے حبیب
صبح سے بیٹھے تو ہے شام کی

ہند مین مٹی ہوی اس شہرت خراب
آبرو رکھیو خدا اسلام کی

غزل در نعت شریف

کرتے ہین وصف نبی تحریر اپنے ہاتھ سے
لکھتے ہین قرآن کی ہم تفسیر اپنے ہاتھ سے

کھینچنا خالق کو تھا منظور حضرت کی شبیہ
آپ ہی اپنی لکھی تصویر اپنے ہاتھ سے

شافع روز قیامت سرور دین کا خطاب
لکھ چکا ہے کاتب تقدیر اپنے ہاتھ سے

کالبد مین جب کیا مخلوق خالق نے ادھر
نور سے اپنے کیا تخمیر اپنے ہاتھ سے

کھینچتے ہین دل مین ہم گلزار یثرب کی مثال
باغ جنت کرتے ہین تعمیر اپنے ہاتھ سے

ہے تمنا سرمہ چشم بصیرت کیجیے
خاک پای شاہ خیبر گیر اپنے ہاتھ سے

تیغ ابرو کا تمہاری طایر دل ہے شکار
ذبح کر جاو دل نخچیر اپنے ہاتھ سے

مین بھی ہون دیوانہ زلف مسلسل آپکا
مجھکو پہنا چاہیے زنجیر اپنے ہاتھ سے

روی تابان نبی کی لکھ چکے تعریف ہم
ہمنے کھینچی نور کی تصویر اپنے ہاتھ سے

گلشن یثرب مین جاکر ہای کیون پھر آی ہم
کھو چلے فردوس کی جاگیر اپنے ہاتھ سے

خاک طیبہ بالعوض اسکی جو ملجاے تو ہم
بے تکلف پھینکدین اکسیر اپنے ہاتھ سے

مال دنیا کیطرف دستِ ہوس بڑھتا رہا
ہوگئی سرزد بڑی تقصیر اپنے ہاتھ سے

قید مین بھی سلسلے جنبان تری ٹھہر نگو کیا
توڑین دیوانے تری زنجیر اپنے ہاتھ سے

ہون گنہگار آپکا دوزخ نہ مجھکو بھیجیے
یا محمد کیجیے تعذیر اپنے ہاتھ سے

قطعہ

کھینچکر تلوار آل مصطفیٰ پر بے سبب
لقمۂ دوزخ ہوئی بے پیر اپنے ہاتھ سے

آپ ہنگام وغا فرماتے تھے کفار سے
دامنِ آل عبا مت چیر اپنے ہاتھ سے

سیدونکی خون مین آلودہ نہ اپنے ہاتھ کر
پیش خالق ہو نہ بے توقیر اپنے ہاتھ سے

کربلا مین کسقدر بیدین ہوے مقتول تیغ
قتل کرتی جاتی تھے شبیر اپنے ہاتھ سے

چھیدکر دلکو جگر سے اوسکے ہوجاتا تھا پار
مارتے تھے آپ جسکو تیر اپنے ہاتھ سے

ایک کی دو دو کے چار ـ اور چار کو کرتی آٹھ
پھیرتے تھے وہ جدہر شمشیر اپنے ہاتھ سے

یا نبی غم مین تمہاری ہوگیا شہرت نحیف
تھام لو اب آکے دستِ پیر اپنے ہاتھ سے

غزل عاشقانہ

دفن کرنا مجھکو بامِ یار کے سایہ تلے
باغ جنت ہے اسی دیوار کی سایہ تلے

زیر گیسو ابروؤن کو دیکھکر سمجھے یہ ہم
پلتے ہین بچھوے دونون مار کی سایہ تلے

اک قیامت کرتے ہو برپا خرامِ ناز سے	حشر پنہاں ہے تیری رفتار کے سایہ تلے
آپکی آنکھوں کا شیدا ہی دلِ محزون میرا	دیکھئے بیمار ہے بیمار کے سایہ تلے
ہوگیئن دیوانہ تیرا اے بتِ مثال کوہکن	قبر میری بھی بنے کہسار کے سایہ تلے
چڑھ گیا سر پر بلا کا اوسکے آسیب جنون	آگیا جو اوس بتِ عیار کے سایہ تلے
کیون دل عاشق نہ تڑپے دیکھکر ابرو یار	کوندتی ہے برق اِس تلوار کے سایہ تلے
دخل غیرونکو تو ہو خلوت سراے یار مین	ہم کھڑے در پر رہین دیوار کے سایہ تلے
اک جہان کو جنبشِ ابرو سے کرتی ہو ہلاک	موت پھرتی ہے تیری تلوار کے سایہ تلے
اونکے پلکون مین اولجھکر دل یہ کہتا ہی میرا	مجھکو رہنے دو پڑا اس خار کے سایہ تلے
حق سرائی کی سزا پائی ہی منصور نے	کھینچ لائی موت اوسکو دار کے سایہ تلے
طور پر دیکھا تھا اے موسیٰ جو جلوا آپ نے	وہ تجلی ہے رخِ دلدار کے سایہ تلے
کوچہ جانان مین جاکر مجھسے کہتا ہی یہ دل	ٹھہر جا دم لیکے اِس دیوار کے سایہ تلے
وہ اوٹھی کالی گھٹا ساقی چلے دورِ شراب	میکشی کا لطف ہے گلزار کے سایہ تلے

شکر ہی شہرت مدینے مین اجل آئی میری
آگیا مین احمدِ مختار کے سایہ تلے

خمسہ غزل بیخود در صفت احمد الٰہی

نہ کیون بلبل ہون اے صانع تری گلزار وحدت کا	کہ ہر ہر پھول پتے مین ہے جلوہ تیری نکہت کا

مہ و خورشید آئینہ ہے تری حسن صورت کا
ہر اک تصویر پر جلوہ عیاں ہے رنگ قدرت کا

جہان بھی اک مرقع ہے تیری نیرنگ صنعت کا

تیرا حسن ازل آنکھوں میں جس دن سے سمایا ہے
یہ دلکو گرمیِ الفت نے دیوانہ بنایا ہے
مجھے مطلب بھلا کیا حشر کے دن سے خدایا ہے
یہاں دم حسرتِ دیدار سے آنکھوں میں آیا ہے

جو صابر ہوں اونہیں سے کیجیے وعدہ قیامت کا

ہماری آنکھ ہر دم طالب دیدار ہی یارب
جگر بھی ناخن غم سے میرا افگار ہی یارب
جو دل کو عشق حسن پاک کا آزار ہی یارب
یہی تجھسے تمنا ہے دل بیمار ہی یارب

رہے ہر استخوان میں مغز بنکر درد الفت کا

سیہ کاروں میں مجھسا کون ہوگا مجرم بدتر
گران بار ہے عصیاں کی جھکا جاتا ہوں اے داور
کریگی دم میں اک طوفان برپا موج چشم تر
وہ مجرم ہوں اگر شرم گنہ سے رونگا دم بھر

بڑھیگا پاٹ اشکوں سے میری دریای رحمت کا

تجلی سے تمہاری حسن کے معمور ہو جائے
سوادِ دیدۂ دل صاف کحل طور ہو جائے
اندھیرا یہ جو چھایا ہے ابھی وہ دور ہو جائے
دیکھا دو عارض روشن ابھی پر نور ہو جائے

مرض ہے دیدۂ دلکو میرے ضعف بصارت کا

وہ دیدے پھوٹیں جو الفت میں خالق کی نہیں روتے
جہنم جائیں وہ جو غم میں اوسکی جان نہیں کھوتے
کہیں بہتر ہیں سنگ ان سے کہ راتوں کو نہیں سوتے
خدا کی یاد سے دم بھر کبھی غافل نہیں ہوتے

بجا ہے گر کریں حیوان دعوا آدمیت کا

اگر بیخود ہوا ہون روتی روتی اب مین ای بیخود — غریق بحر رحمت ہو گیا ہون تب مین ای بیخود
مثال شہرت نالان بوقت شب مین ای بیخود — ہوا غش گریۂ شہر گشتہ سی جب مین ای بیخود

دیا اسکو نے چھینٹا میرے منہ پر آب رحمت کا

خمسہ دیگر بر غزل الحاق

مہ و خورشید مین ہے نور تجلا اوسکا — رنگ و بو رکھتا ہی ہر ہر گل رعنا اوسکا
سب طلسمات اوسیکے ہین کرشما اُسکا — دیکھ ہر رنگ مین ہر نور مین جلوا اوسکا

ہر تماشے مین ہے در پردہ تماشا اُسکا

تجھکو اصلا نہین اسرار حقیقت کی خبر — نور پھیلا ہوا اُسکا ہے جہان مین یکسر
جسم مین جان ہی آنکھو مین ہے وہ نور بصر — غافلو دیدۂ دل وا ہو تو آجاے نظر

سیر مین سیر تماشے مین تماشا اوسکا

واسطہ پیر طریقت سے جسے حاصل ہو — ما سر راز حقیقت وہی کچھ ہو یارو
ہان مگر جانتے ہین عشق مین اتنا ہم تو — بند آنکھون کو کرو دیکھ لے دلمین اُسکو

طور پر جاے نہ مشتاق تجلا اوسکا

ہے طلب تجھکو اگر دل سے ہے حق کا جویا — اسکی ترکیب نہین اور کوئی اِسکے سوا
راہ ملجانیکی مین اک تجھے دیتا ہون بتا — دل زبانی سے اوٹھا یار کو پہلو مین بٹھا

بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اوسکا

ہے اوسی نور کی یہ جلوہ گری کی رونق — پرتو حسن سے اوسکے ہے سبھی کی رونق
کیا سمجھتے ہو یہ ہے اور کسیکی رونق — بزم عالم مین جو سب کچھ ہے اوسیکی رونق
چمن دہر مین یہ رنگ ہے سارا اوسکا

نگہہ دیدۂ باطن سے نظر کر تو سہی — تجھپہ کھل جائیگی دم بھر مین حقیقت اپنی
پردۂ ما و شما حق ہے اک دہوکے کی — مشق وحدت کی جو کثرت ہو اوٹھجائے دوئی
آپ پر بھی تجھے برسون رہے دہوکا اوسکا

مہر و مہ نور سے خالی ہین یہ کوکب ہین — اوسکی قدرت کے کرشمے ہی عجب سب ہین
ہر قصور اپنا ہی ہم دیکھتے اوسکو کب ہین — ہے وہ بے روپ مگر روپ اوسیکے سب ہین
ہے وہ بیرنگ مگر رنگ ہے سارا اوسکا

ٹھہرنا آپکا مقدور تھا وان ایک نفس — جبل طور گیا ایک ہی لمعہ مین جھلس
لیجئے دیکھ چکے حوصلہ ٹھنڈا ہوا بس — برق کی تاب نہین برق تجلی کی ہوس
اے کلیم آپ کی آنکھ اور نظارا اوسکا

چاہتے ہم نہین کچھ اور ہین اب اسکے سوا — یہی خالق سے ہماری تو ہے ہر وقت دعا
مثل شہرت کہ جب آجائے ہماری بھی قضا — نطق اپنے تو تمنا ہے یہی بعد فنا
قبر مین کام کرے شمع کا جلوا اوسکا

خمسہ دربیان جرأت و مصائب آل نبی صلعم بمیدان کربلا

لکھہ گئے ہین ایسے سب اگلے زمانیوالی — کیا ہوئے آل محمدؐ کے ستانیوالے
راہ مولا مین جو تھے سر کے کٹانیوالی — گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانیوالے

چند صابر تھے محمدؐ کے گھرانیوالے

کس زبان سے کرون احوال بیان مین انکا — ظلم جو آل محمدؐ پہ لعینون کا ہوا
شوقیہ خط لکھے بیعت کے لئے بلوایا — بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر لشکر کیا

ایسے ہوتے ہین مصیبت کی اوٹھانیوالی

کربلا کی جو زمین پر شہ عادل پہونچے — تھی تہ دل سے جو راضی وہی خوشدل پہونچے
رفقا اور عزیز آپ کے شامل پہونچے — اونکی پیرو جو ہوتے وہ سر منزل پہونچے

رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پہ آنے والے

رتبہ آل نبیؐ آپکی وہ عظمت و شان — کس نبی کو نہ تھا معلوم یہ اسرار نہان
حال تھا مخبر صادق کا ازل سے بیان — لکھہ گئے اپنی کتابو مین نبوت کی نشان

علما موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے

خواہش دولت دنیا اونہین ہوتی کیونکر — راہ مولا مین کٹانیکو چلی جاتے ہین سر
آنکھہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا شہ عالم نے اودہر — گنج پرویز کیجانب جو ہوا شہ کا گذر

گنجبان لائے تھے نذر خزانیوالے

غازیون کا شہ دین کے کہون احوال مین کیا — سر لئے ہاتھہ مین حاضر سر میدان وغا
بھوکھہ کا رنج نہ کچھہ پیاس کا لب پر شکوا — کربلا مین جو سپہ ہوئے لاکھون اک جا

یہ دلاور تھے کوئی آنکھہ چُرانے والے

تھے شجاعان عرب صدق سے راضی برضا ۔۔۔ سر کٹا پاؤن مگر راہ خدا سے نہ پھرا
بہ چلا خون کا دریا سرِ میدان وغا ۔۔۔ بھوکہہ مین پیاس مین ایک ایک ہزارون سے لڑا

کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

لو تھی اوس شمع نبوت کی لگی مولا سے ۔۔۔ آگیا ہونٹھون پہ دم پر نہ ہٹے اوس جا سے
باز کفار نہ آئے ستم و ایذا سے ۔۔۔ حیف صد حیف رہے خود لب دریا پیاسے

حشر مین چشمۂ کوثر کے پلانے والے

اوس شہ دین پہ کیئے ہائے جنہون نے یہ ستم ۔۔۔ تھے وہ مردود نہ شیطان لعین سے کچھہ کم +
موت کو بھولے ہوئے تھے وہ اجل سے بے غم ۔۔۔ کیسے بچتائینگے دوزخ مین جلینگے جبدم

خیمۂ آلِ محمدؐ کے جلانے والے

کس نے اعجاز سرِ شاہ نہین دیکھا ہے ۔۔۔ لا کے کفار نے جس گھر مین چھپا رکھا ہے
شبکو دن کیطرح روشن وہ مکان سارا ہے ۔۔۔ جلوۂ نور خدا بھی کہین چھپتا ہے

کیسے کیسے ہوئے نادم نہ چھپانے والے

نہ یزید اور نہ ہے لشکر بیدین کا پتا ۔۔۔ صورتِ حرف غلط مٹ گیا سبکا نقشا
وہی قرآن وہی احکام نبیؐ حکم خدا ۔۔۔ آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا

مٹ گئے آپ ہی جیتے تھے مٹانیوالے

گھر مین بیٹھے نہین جنت کی ملیگی جاگیر ۔۔۔ آج تک جانیکی کچھہ تونے نہین کی تدبیر

ابتو شہرت کی بھی جا ذمین نہین کچھ تاخیر — تو بھی راہی ہو مدینے کیطرف جلد امیر

غول کے غول چلے جاتے ہین جانیوالے

خمسہ دربیان فضائل جناب رسول خدا صلعم

ہے خاتم الرسول رسالت رسول کی — منظور ہے خدا کو شفاعت رسول کی
کیا مومنو کہون ہین فضیلت رسول کی — بیت خدا سے شرف مین ہی تربت رسول کی

کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسول کی

برحق یہ دین پاک شہ دوسرا کا ہے — انوار ایزدی کا محمد ہی حسن کا ہے
ناجی وہی ہے جو کہ مقر مصطفا کا ہے — منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہے

توحید ہے خدا کی نبوت رسول کی

شایان مغفرت بطفیل قدم ہوے — امیدوار رحمت فضل و کرم ہوے
شکر خدا کہ امت شاہ امم ہوے — اوسکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوے

دولت ملی یہ ہمکو بدولت رسول کی

لازم ہے ہر بشر کو درود آپ پر پڑہے — عشق نبی مین مال تو کیا جان تک بھی دے
اللہ رے جناب محمد کے مرتبے — امت کا ذکر کیا ہے یہ بندے ہین آپکے

واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی

آدم سے تابہ حضرت عیسے تا مدار — پیدا ہوے ہین لاکھون نبی صاحب وقار

حاصل کسیکو بھی ہی شفاعت کا اختیار	ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار
	ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسولؐ کی
تکبیر پنجگانہ سے ثابت ہے بالیقین	مصروف ہو وین طاعت خالق مین مؤمنین
شور اذان ہی جو بپے گوش سامعین	پڑھتے ہین پانچوقت نمازین جو اہل دین +
	بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسولؐ کی
	قطعہ بند
آل نبی کا دل مین نہین جنکے مرتبا	داخل وہ اُمتون مین نہ ہونگی پس فنا
صادق اس امر مین ہی احادیث مصطفےٰ	پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا
	وہ محبت خدا ہے یہ محبت رسول کی
ہو جسکو ان سے بغض نہان اوسکی روز حشر	سمجھے نہ انکی عظمت و شان اسکی روز حشر
جس دل مین انکا بد ہو گمان اسکی روز حشر	خائن ہو جو نجات کہان اوسکی روز حشر
	امت نے کی سپرد امانت رسولؐ کی
آتے تھے دل مین کرگئی نہ کیا کیا وہ حوصلا	رعب جمال پاک سے ہوتا تھا دم فنا
کرسکتے ایک بات یہ مقدور کسین تھا	آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا
	غالب تھی کافرون پہ یہ ہیبت رسولؐ کی
غلبہ تھا کافرونکا بہت کچھ چڑھا ہوا	حاصل کسیکا پر نہ دلی مدعا ہوا
رعب آپکا تھا سبکے دلون مین پڑا ہوا	تنہا تھے آپ۔ سارا زمانہ پھرا ہوا

جرأت تھی واہ کیا دم بعثت رسول کی

اسلام میں جو آیا جناب عمر کی طرح
تھا ظل رحمت خالق سپر کی طرح
بھٹکا وہ کو بکو نہ پھرا دربدر کی طرح
توفیق راہبر ہوئی اسکی خضر کی طرح
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی

ہے یہ بھی فیض روضۂ سلطان دین پناہ
روشن جو دو جہان کی یہ ابتک ہے جلوہ گاہ
کافر ہے وہ جسے ہو ذرا اس مین اشتباہ
کون و مکان ہون ہم و برہم جہان تباہ
ضامن نہو آج بھی تربت رسول کی

تھی ذات مصطفے مین جو وحدت کی روشنی
چمکی مثال برق حقیقت کی روشنی
سب آپکی ہے نور رسالت کی روشنی
پھیلی ہے دو جہان مین شریعت کی روشنی
قندیل در ہے شمع ہدایت رسول کی

اک دم اجل سے ہوگی نہ مہلت جہان مین
رہجائیگی جہان کی حسرت جہان مین
کر لیجیے دید روضۂ حضرت جہان مین
اسکے سوا ہے کونسی دولت جہان مین
یارب نصیب سبکو زیارت رسول کی

جنت مین جائیگی ہے یہ تدبیر بے نظیر
دل کو کمند زلف نبی کا کرو اسیر
شہرت یہ قول انکا ہے مجھکو بھی دلپذیر
مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
الفت رسول کی ہو وہ الفت رسول کی

خمسہ غزل نعتیہ حسان الہند نواب عالی جاہ حضرت

حاجی رضوان علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم مرادآباد

فرمائش محتشم الیہ

فردوس برین شیفتہ کوے محمد
گلہاے ارم منتظر بوے محمد
ہے لالہ کو داغ رخ نیکوے محمد
سنبل بہ ہواے سر گیسوے محمد
شمشاد غلام قد دلجوی محمد

تقسیم نبیون کو ہوئی جبکہ نبوت
اک اک کو علی قدر مراتب ملی عظمت
سنئے شب اسریٰ کی ذرا مجھسے حقیقت
پر نور بنا گشتی شب معراج رسالت
گر جلوہ نہ کردی قمر روی محمد

آیا جو گلستان جہان مین وہ سہی قد
فق رنگ گلون کا ہوا رخ دیکھکے بیحد
ہے گلشن عالم مین وہ اک نور مجرد
ہمرنگ خود اندر چمن دہر ندارد
بے سایہ نہال قد دلجوے محمد

ہے عاشق جانباز جو محبوب خدا کا
ہو خوف اوسے نار جہنم سے بھلا کیا
اعمال برے لاکھ اگر ہون نہین پروا
کافیست پئے عفو سیہ کار ازل را
یک سلسلہ با حلقہ گیسوی محمد

ہون جام کش بادۂ عرفان محبت
ہین جان محبت ہون ہین ایمان محبت
ارمان محبت ہے یہ ارمان محبت
یک جنبش بر غفلت مستان محبت

اے دامن پیراہن خوشبوئے محمدؐ

سوز تپ ہجران سے عجب دل کا ہی عالم   ہو سرد اگر دیکھے اسے نار جہنم
احسان کر احسان خدا کے لیے اِس دم   اے دیدۂ تر آب بزن آب بجانم

زد شعلہ بجان سوز غم روئے محمدؐ

پھولا چمن دہر میں جب نخل گل دین   اور پھیل گئی بوئے خوش کاکل مشکین
نالان کہیں بلبل کہیں بیخود ہوا گلچین   گل کرد قبا پارہ بعشق رنگین

شد بوئے گل آوارۂ خوشبوئے محمدؐ

مر جانے کا ہے دل میں تردد میرے بیحد   پر دل سے ہوں محو رخ پر نور محمدؐ
آجائے دم مرگ جو وہ شاہ مقصد   زہر اب اجل ہوش پراگندہ نشارد

گر شربت دیدار دہد روئے محمدؐ

عالم تہ و بالا ہو جو تڑپوں میں زمیں پر   چکرائے فلک عرش کو ہو چرخ پہ چکر
تاثیر سے خالی نہیں آہ دل مضطر   بیدار کند فتنۂ خوابیدۂ محشر

از نالہ شہید قد دلجوئے محمدؐ

آنسو کی عوض بہتی ہیں ان آنکھوں سے خوناب   اب چین نہ دن کو ہے نہ راتوں کو وہی خواب
اس دل کی لگی کس سے کہے عاشق بیتاب   حسرت کش دیدار تپانست چو سیماب

در آتش شوق رخ نیکوئے محمدؐ

کیا مال ہے یاں سلطنت قیصر و کسریٰ   ہر مور کو ہے یاں کی سلیمانی کا دعوا

سہلات ہی مارین نکرین انکی مدارا ‎ ‏ بر فرقِ جم وکے نگذاریم کفِ پا

ماخاک نشینان سرکوی محمدؐ

امواج طلاطم ہے جو اس بحر مین شدید ‎ ‏ غم اسکا ہے کیا دور نہین ساحل مقصد
ہے ناخدا امت کا جو لاریب محمدؐ ‎ ‏ اندیشۂ طوفان بلا ہیچ نباشد

در کشتئ ایمانے دو ابروی محمدؐ

شیطان ازل سے ہے تو انسانکا دشمن ‎ ‏ مکار و دغا باز یہ ملعون ہے رہزن
آنا ہے اجل کے لئے ہنگام معین ‎ ‏ اے کشمکشِ شوق خدارا دم مردن

گردان رُخ مارا طرف روی محمدؐ

ہے ماہ کے سینہ مین بھی داغ رخِ احمدؐ ‎ ‏ حور ونکی بھی آنکھونکا ہی تارا وہ سہی قد
ہم مونہہ پہ یہ کہدین نہین کچھہ ہمکو خوشامد ‎ ‏ بیوجہہ تن مہر فلک زرد نباشد

سر تا بقدم سوختۂ غم روی محمدؐ

ہم کرچکے شہرت کیطرح سیر جز و کل ‎ ‏ بیوجہہ چمن مین یہ نہین نالۂ بلبل
دیکہا نظرِ غور سے کرکے جو تامل ‎ ‏ رضوان بہ گلستان نبوت گل و سنبل

این گیسوے احمدؐ بود آن روے محمدؐ

خمسۂ غزل نعتیہ منشی امیر احمد لکھنوی

زیارتِ رُخ خیر الانام ہوجاتے ‎ ‏ مقرّبون مین ہمارا بھی نام ہوجاتا

بر آئے مطلب دل لا کلام ہو جائے
وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

الٰہی صدق ہمارا کلام ہو جائے
حضور ہی شہ والا مقام ہو جائے
شہید برق تجلی غلام ہو جائے
اید ہر بھی اک نگہہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقوں میں ہمارا بھی نام ہو جائے

کہو تو کون ہے محبوب حضرت معبود
تمہاری ذات سے عالم کی تھی بنا مقصود
تیرے ہی نور سے پر نور ہے یہ بزم شہود
تیرے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

جو ہو مدینہ کی ہمرتبہ عرش کیا مقدور
یہاں کی خاک کو کرتے ہیں سرمہ آنکھوں میں حور
نہ سمجھیں رتبہ کو اسکے تو ہے سمجھ کا قصور
ہیں قائل آپکے روضہ کا ہوں قائل طور
کلیم سے نہ کسی دن کلام ہو جائے

یہ آرزو ہے کہ مہلت اجل سے گر پاؤں
گلے سے پائے ستون کو میں جا کے لپٹاؤں
وہاں کی آمد و شد ہی میں جی کو بہلاؤں
مدینے جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

حبیب پاک کی کیونکر کروں نہ مدح و ثنا
کہ میں ہوں بلبل گلزار جنت الماوا
بسر ہے مشق تصور میں اپنی صبح و مسا
ثنائے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا +
کہ بیٹھوں صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

نہ کیون ہو رتبہ میخانہ دلا عالی
عجیب کیف مین ہے دل ہے اسکے خوشحالی
سرور عشق سے ہے جسکی آنکھہ متوالی
وہ نشۂ مے الفت سے کب رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

غضب مین آگئی جو وہ چشم سرمگین الٹین
تو صف کی صف کو مٹا کف بن وہین الٹین
تمام طبقۂ افلاک اور زمین الٹین
جو بہر قتل عدو آپ آستین الٹین
یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے

کوئی یہ کہدے شہ مشرقین سے جا کر
بہت ہے تشنۂ دیدار آپکا مضطر
خبر خدا کے لیئے اوسکی لیجیے سرور
بلاتے اوسے محشر مین حوض کوثر پر
کہ سیر آپکا یہ تشنہ کام ہو جائے

صبا جو گلشن یثرب مین ہووے تیرا گذر
تو کہیو میری طرف سے حضور مین جا کر
ہے بیقرار بہت مثل شہرت مضطر
بلاؤ جلد مدینے مین ہے امیر کو ڈر
کہین نہ عمر دوروزہ تمام ہو جائے

خمسہ غزل نعتیہ شیخ اکبر آبادی

ہوئی ہے چشم تصور سے زیارت آپکی
لطف ہے یہ آپکا ہے یہ عنایت آپکی
اب جدائی ہے گوارا کسکو حضرت آپکی
یا نبی کہتی ہے مجھسے اب یہ الفت آپکی
سامنے آنکھون کے ہو ہر وقت صورت آپکی

سب نبیوں سے ہے افضل تر وجاہت آپکی
ہی اک عالم پر نگاہِ چشم رحمت آپکی
گو نہ کافر دلمین سمجھین کچھہ حقیقت آپکی
یہ پکاری کہتی ہی سب سے شفاعت آپکی
حشر کیدن بخش ہی جائیگی امت آپکی

وہ رخِ روشن نظر آیا نہ مجھکو جیتے جی +
تلخ دردِ ہجر کی باعث تھی اپنی زندگی
سن لیا جب یہ کہ آتی ہین تہ مرقد نبی
حسرتِ دیدار مین اپنی تڑپ کر جان دی
تا لحد تربت مین بیسر ہو زیارت آپکی

پھر کسی دن رات کو آتے جو مولا خواب مین
ہو گئی معراج حاصل مجھکو گویا خواب مین
کیون نہ روشن ہو میری چشم تمنا خواب مین
مصحفِ رخسار حضرت مین نے دیکھا خواب مین
میری آنکھون کے تلے پھرتی ہی صورت آپکی

تا کجا مجھہ کشتہ حسرت کو ترسائینگے آپ
مر بھی جاونگا تو کیا صورت نہ دکھلائینگے آپ
مجھپر اب چشم عنایت کیا نہ فرمائینگے آپ
ہند سے مجھکو مدینے مین نہ بلوائینگے آپ
اب تو مارے ڈالتی ہی مجھکو فرقت آپکی

مین تصور پیشہ ہون مجھکو نہین کچھہ چاہیے
مشکل آسان ہو اگر اتنی توجہ تو کرے +
تیری صدقے مین تیری قربان خدا کیواسطے
یون شبیہ پاک کو اے عشق دلپہ کھینچدے
سر جھکا کر دیکھہ لون جب چاہون صورت آپکی

آپکی دوری مین مثلِ شہرت خستہ جگر
رات دن رہتا ہے سوزِ دردِ و غم سے نوحہ گر
ہے گدا در کا تمہارے ہی وہ شاہِ بحر و بر
شوخ پر ای رحمتِ عالم ہو رحمت کی نظر

کیا کہی جو کچھ کہ ہے لیکن ہی اُمّت آپکی

خمسہ غزل نعتیہ لطف

عمل بد تر سے ہے بدتر ہمارا — ندامت سے جھکا ہے سر ہمارا
ہے محبوب خدا سرور ہمارا — بھروسا ہے شفاعت پر ہمارا
دلا ہے قصر جنت گھر ہمارا

محبت کرنی صاحب سے پہلے — رسائی کرلے کوئی ڈھب سے پہلے
وہ بخشا ئینگے ہمکو رب سے پہلے — ہماری ہوگی بخشش سب سے پہلے
نبی ہے شافع محشر ہمارا

عزیز مفت نقد عمر کہوتے — نصیبوں کو سدا ہم اپنے روتے
لحد میں چین سے کسطرح سوتے — اگر حضرت کی ہم اُمّت نہ ہوتے
نہ ہوتا خاتمہ بہتر ہمارا

کہوں کیا احمد مرسل کا رتبا — شفیع المذنبین ہے ذات والا
قیامت ہوے گی جب وقت برپا — ہر اک اُمّت کریگی یہہ تمنا
انہیں کے ساتھ ہو محشر ہمارا

روانہ ہونگا جب ملکِ عدم کو — خدا بخشیگا جرم بیش وکم کو
چلے جا ئینگے جب سیدھے ارم کو — کیا بندہ حبیب اپنے کا مجھکو

خدا ہے مہربان ہمپر ہمارا

نہ کوئی یان ہمین دفنائی یارب
نہ ارضِ ہند ہمکو کھائے یارب
اجل جسدم ہماری آئے یارب
ہوائی شوق سے اُڑجائی یارب

مدینے کو تنِ لاغر ہمارا

ہمین کیا گرمیٔ محشر کا ہے ڈر
ہمارا شافعِ محشر ہے سَرور
ملے گا ہمکو باغِ خلد مین گھر
ہمارے واسطے ہے آبِ کوثر

نبی ہے مالکِ کوثر ہمارا

ہوس ہے مثلِ شہرت ہمکو ای لطف
مدینہ مین پہونچ جاون جو ای لطف
میسر دیکھیے کسدن ہو ای لطف
خدا وہ دن دیکھائی اب تو ای لطف

نبی کا آستان ہو سر ہمارا

خمسۂ غزل نعتیہ ایضاً

ہے عشق کا مجھے آزار یا رسول اللہ
ستا رہا ہے دل زار یا رسول اللہ
دوا کا ہون مین طلبگار یا رسول اللہ
تڑپ رہا ہے یہ بیمار یا رسول اللہ

دیکھائیے اِسے دیدار یا رسول اللہ

بلا سے مین نہین زردار یا رسول اللہ
تمہارا دیکھہ لون دربار یا رسول اللہ
ہون تم سے سایلِ دیدار یا رسول اللہ
نہ ملک و مال ہے درکار یا رسول اللہ

حضور کا ہون طلبگار یا رسول اللہ

جو ہین جناب ابو بکرؓ اور جناب عمرؓ
قدم یہ چارون کے ہین میری سر پہ آنکھون پر

اور ہین جو حضرت عثمانؓ اور شہ صفدرؓ
جو دو ہین مردمک چشم دو ہین نور نظر

صحابہ آپکے ہین چار یار یا رسول اللہ

جو یہان سے گلشن یثرب مین دل ملول گئے
یہ باغ باغ ہوئے جو کہ یا رسول گئے

وہ مثل غنچہ گل وان پہونچکے پھول گئے
تمہارے کوچے مین جنت کو صفا بھول گئے

جہان کے سارے طلبگار یا رسول اللہ

ہے اپنے طالع برگشتہ کا یہ سارا پھیر
مدد کو آئیے جلدی نہ کیجیے اب دیر

ہجوم لشکر اندوہ نے لیا ہے گھیر
شب فراق کی ظلمت سے سخت ہین اندھیر

اوٹھاؤ پردہ رخسار یا رسول اللہ

تمہارے عاشق دلدادگان کا کیا کہنا
اسیر سلسلہ زلف تیرے یا مولا

فرشتون سے بھی ہے اونکا بڑا ہوا رتبا
عذاب قید جہنم سے ہین رہا بخدا

تمہارے غم کے گرفتار یا رسول اللہ

خدا نے دی ہے تمہین یا نبی وہ عظمت و جاہ
اثر یہ نام مبارک مین ہے خدا آگاہ

عدو بھی سایہ رحمت کی چاہتے ہین پناہ
پکارنے لگین بت لا الہ الا اللہ

کہون جو دیر مین اک بار یا رسول اللہ

جہان مین خلق کہا تمکو حق نے لاثانی +
کرون جو مدح کا دعوا ہے میری نادانی

غرض ہے غرض سوائے میری طلب سبحانی | فقط امید اجابت پہ ہے ثنا خوانی
قبول ہوں میرے اشعار یا رسول اللہ

تمہاری شان کریمی کہ کیوں نہوں صدقے | ضلالتوں سے بچایا تمہاری رحمت نے
بروز حشر شفاعت جو تم نہیں کرتے | گناہگار نہ پاتے نجات دوزخ سے
جو تم نہوتے مددگار یا رسول اللہ

ہوا ہے مجھ سے نہ دنیا میں کوئی کار ثواب | لحد میں دست نکیرین سے ہی ہے بیم عذاب
بھروسا ایک شفاعت کا آپکی ہے جناب | کرینگے آپ ہی آسان حساب روز حساب
بہت بہت ہوں گنہگار یا رسول اللہ

خبر ہماری تم اے شاہ انبیا لینا | اور پاس اپنے خدا کے لئے بلا لینا
بزیر دامن رحمت مجھے چھپا لینا | خدا کے قہر سے روز جزا بچا لینا
بہت ہوں عاجز و لاچار یا رسول اللہ

سیاہکار ہیں شہرت کیطرح سے ہر چند | عجب نہیں کہ کوئی نعت اسکی آئی پسند
فقیر در کے تمہارے سبھی ہیں دولتمند | بجا ہے گر ہو سر لطف فرقدان سے بلند
کہ اوسکا تم سے ہے سروکار یا رسول اللہ

تخمیس غزل نعتیہ امیر

کشش عشق مدینے کی جو بہم ہو لی | زندگی اپنی بسر یوں نہیں بسر ہو لی

کہین تقدیر ہماری بھی جو یاور ہوتی ‏— درِ شہ پر اجل آئے کاش میسر ہوتی

اپنی تربت بھی شہیدی کی برابر ہوتی

لیکنی حضرتِ موسیٰ کو تو کیون اتنی دور ‏— دیکھہ لیتے وہ مدینے کی تجلی کا ظہور

صاف ثابت ہی کہ ہی تیری سمجھہ کا یہ قصور ‏— تھی جو آئے برق سرِ طور نمایش منظور

آکے قندیل درِ روضۂ انور ہوتی

کون اس کوچۂ محبوب مین لاتا مجھکو ‏— کون یہہ گلشنِ فردوس دکھاتا مجھکو

غول کیطرح سے شیطان ستاتا مجھکو ‏— راستا کون مدینے کا بتاتا مجھکو

طلبِ دل جو خضر ثانی کی نہ رہبر ہوتی

ہے جو تیرے گلِ عارض کی محبت اسکو ‏— باغِ عالم کی ہوا اون سے ہے نفرت اسکو

پھاڑتی جامۂ گل ہوتی تو وحشت اسکو ‏— ہے تری پیرہنِ پاک کی حسرت اسکو

ورنہ کیون نکہتِ گل جامہ سے باہر ہوتی

جانتا ہون کہ نکیرین کا ہے سخت مزاج ‏— غضب و غصہ سوا التین ہی اونکے رواج

ان میری پاس تو اب اسکا نہین کوئی علاج ‏— معرکہ مجھکو نکیرین سے درپیش ہی آج

آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی

یا نبی تیرے کرم کا جو سہارا پاتا + ‏— دوڑتا ہی صفِ محشر کیطرف مین جاتا

پھیر کر تو نظرِ چشمِ کرم فرماتا ‏— گرمیِ مہرِ قیامت سے نہ جی گھبراتا +

[illegible]

کچھ کمی کی بھی نہ مجھسے تیری غمخواری نے
دی یہ دولت بت بیدین کی پرستاری نے
کیا نادم عمل نیک کی ناداری نے
زرد رو تجھسے کیا مجھکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھہ اشک ندامت سے تری ہوتی

ہند سے کاش کسی طرح نکلتا مین امیر
شمع سان آتش فرقت سے نہ جلتا مین امیر
سر سے شہرت کیطرح راہ مین چلتا مین امیر
روضہ پاک کی خاک آنکھون سے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسر ہوتی

مخمس غزل نعتیہ

کچھہ زلف و رخ شاہ کی رکھتے ہو خبر بھی
حیران شب یلدا بھی ہے کافور سحر بھی
ایسا کوئی خالق نے بنایا ہے بشر بھی
خیرہ دم نظارہ سے ہے چہرہ پہ نظر بھی
آئینہ بھی حیران ہے سورج بھی قمر بھی

تو نور مجسم ہمہ تن روح روان ہے
قاصر تری توصیف مین انسانکی زبان ہے
حیران تیری اس شکل و شمایل پہ جہان ہے
کیا شان خدای تیری صورت سے عیان ہے
ہین شیفتہ حورین بھی ملایک بھی بشر بھی

چہرے پہ ترے شمع سر طور ہے قربان
طوبی قد پرنور سے ہے دل مین پشیمان
آئینہ تیری دیکھہ کے صورت کو ہی حیران
ای ماہ عرب دیکھکے تیرے لب و دندان
شرمندہ ہوا لعل بھی مرجان بھی گہر بھی

عارض کی تجلی سے خجل شمع سر طور
خوبی کو ترے حسن کی پا سکتی نہین حور
ایک ایک تیرا عضو ہے نور علی نور
جیساکہ بنانا تیرا خالق کو تھا منظور
رخسار بھی ویسا ہی دیا قد بھی کمر بھی

آگے نہ زمین تھی نہ یہ افلاک کی بنیاد
جلوے سے ہوا تیرے ہی یہہ عالم ایجاد
لولاک تری شان مین خالق کا ہی ارشاد
کونین کی بستی ہے تری ذات سے آباد
دم بھرتا ہے ہر شہر بھی ویرانہ بھی گھر بھی

مانوس ہے ہر شاہ و گدا نام سے تیرے
ملجا تا ہے انسانکو خدا نام سے تیرے
ہے عشق مجھے صلِّ علیٰ نام سے تیرے
اے بادشہ ہر دوسرا نام سے تیرے
دل بھی میرا معمور ہے سینہ بھی جگر بھی

تجھمیں تھا خوشبوئیون سے جسم مطہّر
عطر گل جنت سے پسینا تھا وہ بہتر
تھی باد شمیم آپکی پھیلی ہوی گھر گھر
کعبہ ہی نہین آپکی خوشبو سے معطر
مکہ کا ہر اک کوچہ بھی پتھر بھی شجر بھی

سوکھے ہوے ہر نخل تھے صرصر کی ستم سے
پانی کا کہین نام نہ تھا ابر کرم سے
شادابی گلزار بھی فیض قدم سے
گلزار ہین اوسکے کرم و فضل اتم سے
گل بھی تر و تازہ ہوا غنچہ بھی ثمر بھی

دریاے معاصی مین ہین ڈوبے ہوے ہم تو
دن نالون اور رات بسر ہوتی تھی رو رو
شہرت کی ہے فریاد خدا کے لئے سنلو
رحمت کیلئے بھیجا ہے اللہ نے تمکو

اے رحمتِ عالم نظرِ لطف ادھر بھی

خمسہ غزل لطف

کسلئے جان دیں ہم مفت برائے جنت — اپنی نظروں میں بھلا خاک سمائے جنت
ہم ہیں رضوان نہیں مشتاق لقائے جنت — ہمکو حاصل ہے مدینے میں فضائے جنت
شیخ و زاہد کو مبارک ہو ہوائے جنت

زاہدوں نے ہی اوڑا رکھی ہے اسکی شہرت — چشمِ حق بین میں تو ایسی نہیں اُسکی وقعت
فخر ہو جائے اوسے اور ہو دونی عظمت — احمدِ پاک کے کوچہ سے اگر دوں نسبت
مثلِ گل جامہ میں پھولے نہ سمائے جنت

کاش ہو جائے زیارت قدمِ عالی کی — اسلئے جینے سے ہے اپنی طبیعت کھٹکی
بات سچی تو یہ ہے کہتا ہوں اپنے جی کی — آرزو ہے مجھے حضرت کی قدمبوسی کی
جان کھوتا ہوں جو دن رات برائے جنت

آپکے تابعِ فرمان تو معذور نہیں — خلد خواہاں کہ میں مشتاقِ لقائے حور نہیں
جائے بحکم چلا غیر کا مقدور نہیں — امتی شافعِ محشر کا ہوں کچھ دور نہیں
حشر گہ میں مجھے لیجانے کو آئے جنت

ضربتِ سنگِ ملامت دلِ محزون ہی سہی — دیدۂ تر سے سدا اشکِ ندامت کا بہی
ہاتھ جینے سے اوٹھا کر وہیں بس جا کے رہے — دیکھ لے کوچۂ حضرت کو جو زاہد تو کہے

صفت ضایع ہوئی اوقات برائی جنت

باغ طیبہ کی فضا دیکھی ہو جسنے دم بھر
دیکھے پھر جانب جنت نہ اوٹھا کر وہ نظر
مجھکو کہنے کا تمہارے نہیں ہوتا باور
احمد پاک کے کوچہ سے نہوگی بہتر

واعظو مجھکو سناؤ نہ ثنائے جنت

مثل شہرت کے بنی پر جو نہوتی مفتون
رہتے تا حشر تڑپتے گور گرہ میں محزون
کر دیا عشق نے محبوب خدا کی ممنون
لطف گر دشت مدینہ میں نہوتی مدفون

قبر میں آتی نہ ہر سوسے ہوائے جنت

خمسہ غزل نعتیہ اسیر لکھنوی

واہ کیا صانع مطلق نے بنایا ہے وہ رخ
شجر طور وہ قد برق تجلی ہے وہ رخ
زلف سے گیسوئے شب صبح تمنا ہے وہ رخ
چشم بد دور عجب حسن میں یکتا ہے وہ رخ

قدرت صانع عالم کا تماشا ہے وہ رخ

جلوہ مہر ہے یا نور کا تڑکا ہے وہ رخ
قبلہ اہل یقین کعبہ کا نقشا ہے وہ رخ
ہمہ تن نور بدن شمع تجلی ہے وہ رخ
دیکھے چشم حقیقت سے تو کیا کیا ہے وہ رخ

گنج ایمان ہے وہ رخ دولت عقبیٰ ہے وہ رخ

دفعتاً گلشن عالم کا کیا رنگ بدل
پڑ گیا کفر کے اعضائے جوارح میں خلل
چمن دین میں ہوا باد بہاری کا عمل
گل شاداب نہال چمن حسن ازل

ثمر خوشہ مژہ نخل تمنا ہی وہ رُخ

شمع عارض کی صفت کیا کرون سبحان اللہ — دانت وہ غیرت انجم وہ جبین غیرت ماہ
سرمۂ چشم بصیرت ہے وہ خاکِ سرِ راہ — صاحبِ بدر کا کیونکر نہ بڑہے نورِ نگاہ

صیقل آئینہ چشم تماشا ہی وہ رُخ

سونگہہ اگر گیسوی مشکین کی وہ بو لینگے کبہی — دل سے پہر نام عداوت نہ عدو لینگے کبہی
قدمِ پاک کو حضرت کے جو چہو لینگے کبہی — رہرو دشت یقین راہ نہ بہولینگے کبہی

شب ہے دنیا تو چراغِ رہِ عقبی ہی وہ رُخ

گر حجابون مین نہ رہتا رخ پُر نور نہان — لا کہان سکتا کوی تاب تجلی انسان
خوبی حُسن یہ تہی یوسف مصری مین کہان — معجزہ حُسن خداداد کا ہوتا ہے عیان

شبِ معراج وہ گیسو یدِ بیضا ہی وہ رُخ

مظہرِ شان خدا آپ کا ہے حُسن و جمال — وصف مین اس مہِ خوبی کی زبان گنگ ہو لال
ہے یہ ادنا سی بہی ادنا رخ تابانکی مثال — آبداری مین گہر رنگ مین یاقوت مثال

گل نزاکت مین ضیا مین یدِ بیضا وہ رخ

کیون بہلا فخرِ اب و جد نہو وہ شکل جمیل — جان سے قربان نگہہ جسپہ کہون اسمٰعیل
آستانہ کا طواف اوسکے کرین جبرائیل — قبلۂ یونس و ایوب و سلیمان و خلیل

کعبۂ یوسف و یعقوب و مسیحا ہی وہ رخ

واقف اس راز سے دنیا مین نہین ہر کس — پرہی جاتی ہین یہ ان کی جسکو ہی ہوس

پیش بھی سب سے وہی تہا ہوا پیدا جو بس — فلک صنع الٰہی پہ ہزاروں ہی برس
قبل آدم سے جو نکلا وہ ستارہ ہے وہ رخ

ظاہر اوس نور مجسم کا ہو کیونکر سایا — نور ہے عالم کونین مین اوسکا چھایا
ساتھ رحمت لیئے وہ نیر اعظم آیا — نور خالق سے عجب طرح کا رتبا پایا
جان کعبہ ہے دل عرش معلی ہے وہ رخ

ہے نبیون مین وہ محبوب خدا کا یہ حساب — جسطرح مجمع اختر مین ہو روشن مہتاب
شافع روز جزا خاص انہین کا ہے خطاب — جانتے ہین وہ اسے ہین جو نبی اہل کتاب
قدر مین چار کتابونسے دوبالا ہے وہ رخ

ملک و حور سبھی تابع فرمان ہین اسیر — انبیا اولیا سب اوسکی ثناخوان ہین اسیر
ہم ہی شہرت کیطرح کچھ نہین قربان ہین اسیر — دیکھکر حضرت جبریل بھی حیران ہین اسیر
واہ کیا قدرت اللہ تعالیٰ ہے وہ رخ

خمس غزل ایضاً

جو عشق رکھتے تھے سلطان لم یزلی سے ہم — پس فنا گئے جنت کو سیدھے تیر سے ہم
دکھای دیتے تھے ہر چند سبکو پیر سے ہم — قوی رہے کرم شاہ بے نظیر سے ہم
دبے نہ گور مین بھی منکر و نکیر سے ہم

نشان شوکت و عظمت ہمارے ہاتھ مین ہے — ریاض گلشن جنت ہمارے ہاتھ مین ہے

شفیع روز قیامت ہماری ہاتھ مین ہی
نبی کا دامن دولت ہماری ہاتھ مین ہی

نہین ہین فقر مین بھی کم کسی امیر سے ہم

یہ رتبہ ہمنے ولاے نبی مین پایا ہے +
خزانہ دولت عقبیٰ کا ہاتھ آیا ہے
ہمارے فرق پہ ظل نبی کا سایا ہے
گداہی در شہ مین یہ لطف اٹھایا ہے

بدل کرین نہ کبھی بوریا سریر سے ہم

عجیب طرح کی وحشت ہی مجھکو پیری مین
تمام خلق کی نفرت ہے مجھکو پیری مین
بس اک حضوری کی حسرت ہے مجھکو پیری مین
کمال شوق زیارت ہی مجھکو پیری مین

کمان ہو کے بھی یہ مانگتے ہین تیر سے ہم

تجلی رخ پر نور زیر مدفن ہے +
لحد ہے یا گل خلد برین کا گلشن ہے
نسیم چل رہی باغ ارم کی سن سن ہی
مزار شاہ کی فیض قدم سے روشن ہے

نہ لینگے نور کی چادر مہ منیر سے ہم

مدینہ گلشن جنت سے کیا مجھے ہے کم
اسی پہ جان ہی فدا بس اسی پہ مرتے ہم
زہے نصیب نکلجاے بس یہین میرا دم
بلاے بھی مجھے رضوان ہزار سوے ارم

نجاینگے در پاک ارم نظیر سے ہم

شکار تیر نگاہ نبی تھا طائر جان
نکل کے گوشہ قالب سے ہوگیا قربان
در بہشت پہ کیا روکتا ہمین رضوان
خمیدہ تھے غم شہ مین اگرچہ مثل کمان

گئے بہشت مین محشر کی روز تیر سے ہم

ہوا شرف مجھے آلِ نبیؐ کی الفت سے
خدا کے روبرو پہونچے ولا سے حضرت کے
خزانہ ملگیا گنجینۂ حقیقت سے
نبیؐ کے بزم مین پہونچ علیؑ کی دولت سے
حضورِ شاہ گئے خدمتِ فرزیں سے ہم

حبیب ہے وہ میرا جو کہ ہے خدا کا حبیب
اگرچہ صورتِ شہرت ہوں اس جہاں مین غریب
اوسی کے عشق مین پہونچا ہوں مین اجل کے قریب
اسیر بعد فنا مجھکو ہوگا اوج نصیب
کہ عشق رکھتے ہین شاہ فلک سریر سے ہم

خمسہ غزل نعتیہ

عجب فضا یہ ہے نشو و نما مدینے کی
ہوا ہے وہ عجب جانفزا مدینے کی
کہ رشک باغِ ارم ہے صفا مدینے کی
کبھی جو دیدۂ دل مین فضا مدینے کی
نسیمِ خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی

ہے صبحِ عید مسلمان ضیا مدینے کی
صفت بیان کرین مجھسے کیا مدینے کی
اور خاک پاک ہے خاکِ شفا مدینے کی
ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی
پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی

نزولِ رحمتِ پروردگار ہو جس مین
بنا ہے تو یہ عظمت یہ شان ہر کس مین
اور جان تازہ ہوا ہے ہوا نکی جس مین
خزانہ معرفتِ حق کا دفن ہے اس مین
خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی

بہارِ گلشنِ یثرب ہے شہرۂ آفاق
کہ جسپہ جان فدا کرتے ہین سبھی عشاق
ستا رہا ہے میرے دلکو درد ہائے فراق
دماغ بوے حبیب خدا کا ہے مشتاق

ایدھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی

وہی تو لوگ زمانہین سب سے اچھے ہین
طریق شرع محمد مین جو کہ چلتے ہین +
اونہین کو اوسکے تو معلوم خاص سنتے ہین
خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہین

وہ راہ راست مکہ کی یا مدینے کی

کرین جو مجھپہ خدا کے لیے بہت سختی
کہ ہو نہین اُمتِ مرحومۂ شہِ عربی
جتادو اونکو خبر کر دو مومنو اسکی
کہو کرین ملک الموت نزع مین نرمی

دگر نہ گرم ہے دار القضا مدینے کی

حسن کو زہر ہلاہل سے مارین بد افعال
کرین حسین کو ہیدین زیر تیغ جلال
یہ معجزے کو سمجھتے ہین دل ہین اہل کمال
حسن کو سبز جو رنگت ملی حسین کو لال

بہی نواسون مین کیسی حنا مدینے کی

کرینگے میری شفاعت شفیع روز جزا
مجھے نصیب ہو یارب زیارتِ مولا
نہین کچھ اسکے سوا آرزو مجھے اصلا
جدا ہو دلِ میری پہلو سے کچھ نہین پروا

پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی

نہ تھے ملک نہ فلک تھا نہ تھے یہ جن و بشر
ہوئے ہین باعثِ ایجاد دو جہان سرور
ظہور قدرتِ خالق کے آپ ہین مظہر
مقدم آپکا ہے نور سارے عالم پر

ہوئی ہے عرش سے پہلے بنائی کی

رسول پاک ہیں محبوب خالقِ اکبر | کوئی نبی نہ ہوا خلق شافع محشر
مراتب اونکے سمجھتے ہیں دل میں اہل نظر | ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہیں کھینچتے ہیں انبیائی کی

کیا ہے دام علایق میں آسمان نے اسیر | کسی طرح نہیں پھرتا ستارۂ تقدیر
ہے بیقرار بہت مثلِ شہرتِ دلگیر | کمال ہند میں دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دیکھا دو وسعت اسے یا خدائی کی

خمسہ منقبت حضرت پیران پیر غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

سراپا نور خالق سے ہے اُسکا جسم نورانی | ہوا ہے اور نہ ہوگا ایسا پھر محبوب لاثانی
اگر تو چاہتا ہے مشکلوں کی اپنی آسانی | بدہ دستِ یقین اے دل بدستِ شاہ جیلانی
کہ دستِ او بود اندر حقیقت دستِ یزدانی

جہاں میں اوسکا خاص و عام پر ہے فیض رحمانی | کہ خاکِ در سے اوسکی آنکھیں ہو جاتی ہیں نورانی
ملایک کرتے ہیں افلاک پر جسکی ثنا خوانی | امیر دستگیر ہے غوث اعظم قطب ربانی
حبیبِ سیدِ عالم زہے محبوب سبحانی

ہوا خواہان حضرت کی نہ آئی پاس محزونی | کہ ظلِ عاطفت میں نقد عشرت کی ہے افزونی
اسی درگاہ سے عظمت ولایت کی ہوئی دونی | نشانِ شانِ بیچونی بیانِ سرِ بیکونی

یہ سیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی

دلا برق جمالِ پاک کو کیا کوئی پہچانے | جو دیکھے وہ تجلی تو لگے موسیٰ کو غش آنے
حقیقت چشم حق بین اُس سراپا نور کی جانے | سراپا جلوۂ حسنی تماشای مہر تابانی
کند یعقوبیش گر باشد اینجا ماہ کنعانی

قدمِ دوشِ مبارک پر شہِ عالم نے جب رکھا | جناب غوث اعظم کو محی الدین فرمایا
سرونپر سب ولیون کی گردنون ہووے قدم اونکا | زپای پاک و فخر نیست دوش پاکبازان را
حیاتِ تازہ بگرفت از وی دین مسلمانی

کروں تعریف کیا اوس سایۂ پرنور کی یارو | کہ دامن کے تلے جسکے سراسر ظل رحمت ہو
بجز محبوبِ حق حاصل ہوا یہ مرتبہ کسکو | ملایک حلقہ گویان روند اندر رکابِ او
جلو داری کنند او را خواصِ انسی و جانی

خصائل ہیں شمائل ہیں سراپا صورتِ احمد | ید قدرت ہے دستِ دستگیرِ بازو مقصد
حقیقت آشنا شہرت جو ہے سمجھے وہ کچھ شاید | نیاز اندر جنابِ پاک و از قدسیان باید
کہ آید جبرئیل از بہر کار و بار دربانی

خمسہ دیگر در منقبت ایضاً

ای شہ جیلان ہے تیری شان میں شانِ رسول | ہے نبی مداح تیرا تو ثنا خوان رسول
ہو تیرے رخ سے منور شمع ایوانِ رسول | ای ز نور روی تو روشن شبستانِ رسول

وسے زسرو قدتوزیبا گلستانِ رسول

...وچۂ فردوس سے کچھ کم نہین تیری گلی ... دم ملک بھرتے ہین تیرا ای شہنشاہ ولی
...ل جہان پر ہے تیرا اوج مراتب منجلی ... دست تو پرِ ازمرادِ دوجہان شد از علی

دامنت شد پرِ گہر از فیض دامانِ رسول

...یون نہ درگاہِ خدا مین ہو دعا تیری قبول ... فیض یزدانی سے تیری مقصدِ کل ہی حصول
...لی عظمت کو کیونکر کوئی جا ہی دل سے بھول ... قرة العین حسن فرزند دلبندِ رسول

غنچۂ خوش رنگ خوشبوے زبستانِ رسول

...یون نہ تیری ذات اقدس سے ہو دل شادِ علی ... تو بھی ہے فرزند یکتاے خداداد علی
...یادگار حضرتِ شبیر و سجادِ علی + ... سیدِ والامناقب فخر اولادِ علی

بیش قیمت گوہر پرنور از کانِ رسول

...غوث اعظم قبلہ ایمان یمین المسلمین ... عاشق زار حق و محبوب ختم المرسلین
...مثل شہرت ہی نہایت فکر سے اندوہگین ... رحم کن بر سرورِ زارِ مرید کمترین

چون زدہ از صدق دل دست بدامانِ رسول

مخمس غزل نعتیہ

...داغ غیرت آفتاب پیدا اور گلشن دیکھ باب پیدا ... نہال باغ ثواب پیدا ادر نسیم خوشاب پیدا
...دابر رحمت کی آب پیدا رسول ام الکتاب پیدا ... ہوے رسالت مآب پیدا نبی عالی جناب پیدا

رسول والا خطاب پیدا شفیع روز حساب پیدا

وہ مظہر قدرت خدا ہے وہ خاص محبوب کبریا ہے
اوسکے صدقے میں سب بنے ہیں جو اوسکو کہئے وہ سب بجا ہے
وہ آب سرچشمہ بقا ہے وہ باغ جنت کا رہنما ہے
فلک کی جسکے لیے بنا ہے خدا نے کوثر جسے دیا ہے
خطاب جسکا کہ مصطفےٰ ہے ہوئے وہ گردون قباب پیدا

نہیں ہے ایسا کوئی پیمبر جو قدرت حق کا ہو وہ مظہر
ہوئے جو کنز خفی سے باہر بیک پکار یہ منادی ہو کر
کروں صفت اُسکی کیسے کیونکر کہ جسکا مداح ہو خود داور
پڑیگا جب عکس نور انور فلک کے اوپر زمین کے اوپر
فلک پہ ہونگے مہ منور زمین سے ہونگے گلاب پیدا

خدا نے اوسکو عجب بنایا کسی نے پایا نہ اُسکا پایا
وہ ابر رحمت کیطرح چھایا اور اوکھون اعجاز کر دکھایا
وہ پشت پر مہر لیکے آیا چراغ کو کفر کے بجھایا
پڑا زمین پر نہ جسکا سایا فلک پہ حق نے جسے بلایا
مقام محمود جسنے پایا ہوا ہے وہ آفتاب پیدا

پری دعائیں منا رہی ہے چراغ منت جلا رہی ہے
بہار کیا گل کھلا رہی ہے نوید عشرت سنا رہی ہے
صبا جہان جھوکے کھا رہی ہے اور شمع بھی لو لگا رہی ہے
صدا مبارک کی آ رہی ہے گھٹا عنایت کی چھا رہی ہے
نسیم نکہت اوڑا رہی ہے ہوا ہے وہ مشکناب پیدا

یہ سر پہ احسان ہے ہر بشر کے نبی اُسے حق نے بھیجا کر کے
مرون الٰہی دم اوسکا بھر کے وہ ظل رحمت نہ سر سے سرکے
جو تھے وہ مالک بید ہر او دہر کے تو عرش آئے یہان اوتر کے
فرشتے دربان ہیں جسکے در کے نبی ہیں تو آپ جسکے گھر کے
غلام غلمان ہیں جس قمر کے ہوا وہ صاحب کتاب پیدا

جو مثل شہرت کی تو ہی عاقل نہ ایکدم اوس سے ہونا غافل
ہے گور کی سخت بھاری منزل اوٹھا کے بزم جہان سے دل

جو چاہے جنت میں جانا داخل بشوق دل کر یہ بات حاصل
خوشی سے پڑھے درود کامل کہ فضل خالق ہے اسپہ شامل
خدا کی رحمت ہوتی ہے نازل ہوا وہ عالی جناب پیدا

سلام

مرے نبی ذوالکرام تمپہ درود اور سلام
تمپہ درود اور سلام تمپہ درود اور سلام

کہتے ہیں آرزو یہ ہم پیش رسول محتشم
جاکے پڑھیں یہ صبح و شام تمپہ درود اور سلام

روضہ مصطفے پہ گر ہو جو صبا ترا گذر
کہنا مرا ہی پیام تمپہ درود اور سلام

خضر طریق راہ حق ناسخ دین ماسبق
کہتے ہیں دل سے خاص و عام تمپہ درود اور سلام

آئینہ خدا نما یعنے جناب مصطفےٰ
نام خدا ہے کیا یہ نام تمپہ درود اور سلام

وہ رخ پاک کی ضیا نور جمال کبریا
سحر تمہارا ہے کلام تمپہ درود اور سلام

سلسلہ ہای موئی لف روح فزا وہ بوی زلف
طائر دل کا ہے وہ دام تمپہ درود اور سلام

جن و ملک پڑہی وہ در روضہ پاک کی حضور
پڑھتے ہیں باصد احترام تمپہ درود اور سلام

روضہ کی جالیوں کو جب دیکھو تو ان سے آمۂ عرب
پڑہتا رہو نہیں دلکو تھام تمپہ درود اور سلام

لیکے سلام اب میرا کہتے علیک تو ذرا
پڑہتے ہیں ہم علی الدوام تمپہ درود اور سلام

شہرتؔ دل فگار کو عاشق جان نثار کو
ورد زبان ہے یہ مدام تمپہ درود اور سلام

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ درین زمان سعادت توامان رسالہ مسمی بہ آئینہ رسول معروف بہ آئینہ
حیرت در نعت سرور کائنات حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
از تازہ افاضات بحر زخار نعت ومدحت جناب حاجی محمد شاہ متخلص بہ شہرت حسب فرمایش
تاجر ذی شان جناب حاجی سید جان صاحب تاجر کتب عظیم آبادی بتاریخ دوازدہم
ماہ مبارک ربیع الاول ۱۳۰۹ھ نبوی صلعم بحسن اہتمام منشی محمد ظہور الحق فضل رحمانی بہاری
در اسٹار آف انڈیا پریس آرہ زیور طبع پوشید واللہ المعین بالاتمام ۵۵

اشتہار اسٹار آف انڈیا پریس آرہ

اردو کی تمام اخبار ونمین دلچسپ اور سستا اخبار ہفتہ وار ستارہ ہند معہ ضمیمہ آرہ پنچ -
قصبہ آرہ سے ہر جمعہ کو چھپکر شایع ہوتا ہے - قیمت سالانہ پیشگی معہ محصول رؤسا وحکام عہ ۱۲ عام سے عہ
اور عاجز کے مطبع مین ہر قسم کی کتابین چھپتی ہین جن صاحبون کو جو چیز چھپوانی منظور ہو بذریعہ خط
کتابت یا بالمشافہ آکے طے کر لین بہت جلد اور عمدہ تعمیل حکم کیجائیگی - اور ہماری دوکان مین
ہر قسم کی کتابین فروخت کیلئے موجود ہین عند الطلب بکفایت بذریعہ ویلو روانہ ہو سکتی ہین -

مسدس عبرت افزا معہ تشریح واقعہ کربلا نہایت خوش خط وپاکیزہ سفید کاغذ پر بہار
چھپی ہوئی موجود ہے خلاصہ جسکا یہ ہے کہ مصنف نے اس مسدس مین کربلا کے اشعار اس خوبی سے منسلک کئے
کہ گویا سعدی علیہ الرحمۃ نے کربلا خاص شہادت جناب امام حسین ؑ کے بارہ مین لکھی ہے اور اشعار مسدس
مین پوری کیفیت معرکہ کربلا وشہادت سید الشہدا کی بیان کیگئی ہے اور نثر مین صحیح صحیح روایتین
شہادت کے بارہ مین درج ہین جنکا پتہ قرآن وحدیث سے ملتا ہے اسمین مبالغہ ولسانی کو دخل نہین ہے
جسکے دیکھنے سے واقعات کربلا کی کیفیت ایک بتدی پر بھی پوشیدہ نہین رہ سکتی ہے - قیمت معہ محصول ۸

دیوان مراد نعت مین عمدہ عمدہ غزلین - اردو - عہ + مولود حلبی اسمین صحیح صحیح مولود کی روایتیں ہیں

المشتہر محمد ظہور الحق مالک اسٹار آف انڈیا پریس آرہ واخبار ستارہ ہند معہ ضمیمہ آرہ پنچ + آرہ ضلع شاہ آباد

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.